۷۸۶
۹۲
ثنادرِ اعلیٰ ثنا ۱۴۱۷ھ
یعنی
فکرِ ثنا باغ جانفزا ۱۹۹۶ء
یا
جہان افروز بہشت افکارِ ثنا بدایونی ۱۹۹۶ء
صوفی ثناء اللہ ثنا ضیائی بدایونی
درگاہ سلطان الاولیاء حضرت خواجہ صوفی محمد حسن شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مرشد نگر، بھینسوڑی شریف ضلع رامپور، یوپی

نام اولی۔ ثنا در اعلیٰ ثنا

۱۴۱۷ھ

یعنی

نام ثانی۔ فکر ثنا باغ جانفزا

۱۹۹۶ء

یا

جہاں افروز بہشت افکار ثنا بدایونی

۱۹۹۶ء

صوفی ثنا اللہ ثنا ضیائی بدایونی

نام کتاب : ثناء در اعلیٰ ثناء ۱۴۱۷ھ

یعنی

ذکر ثناء باغ جانفزا ۱۹۹۶ء

یا

جہاں افروز بہشتؔ افکار ثناء بدایونی ۱۹۹۶ء

مصنف : صوفی ثناء اللہ ثناء ضیائی بدایونی

تزئین و اہتمام : رحمت علی

کمپیوٹر کمپوزنگ : محمد فاروق (فون: 6682101)

اشاعت اول : دسمبر ۱۹۹۶ء

طابع : پاک صابری پرنٹرز

بائینڈنگ : رحمت علی بک بائینڈنگ

ناظم آباد نمبر ۲ کراچی۔

هوالحسن

پیشکش

زیادشاہ و گدافارغم بحمد اللہ

گدائے خاک دردوست بادشاہ من است

میں اپنی مخلصانہ ارادت و عقیدتمندی کی بنا پر اس رسالہ ثنادراعلیٰ ثنا کو اپنے حضور سلطان الاولیاء نور اللہ مرقدہ کے خدام آستانہ عالیہ حسینیہ جہانگیریہ کی خدمت میں بامید مقبولیت پیش کرتا ہوں۔

محتاج کرم صوفی ثنا حسینی جہانگیری
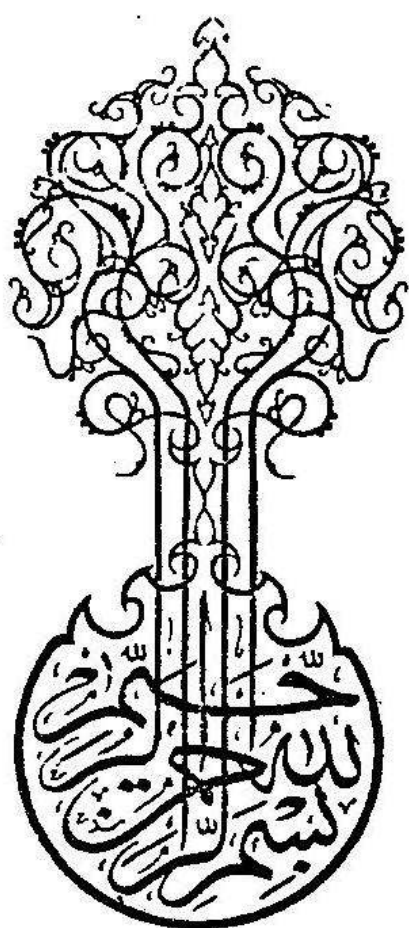
تقریظ

از یوسف حسین قادری

قانون قدرت کے تحت روز آفرینش ہی سے انسان کی ذہنی نشوونما منزل بہ منزل ہوتی رہی۔ فکری ارتقا کے ساتھ انسان کے علم میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔ علم اور ادب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ علم کی ترقی کے ساتھ ادب بھی ترقی یافتہ شکل میں تخلیق ہوتا رہا۔ ادب نے انسان کے اندر جوہر سے خود کو بھی شناسا کیا اور تخلیق انسان کی اصل ہیت کو بھی اجاگر کیا۔ ادب اور زندگی کا ایک دائمی رشتہ قائم ہوا۔ اسی حوالے سے ادب نے انسانی جذبات خوشی و مسرت درد و غم کے آگہی کے لئے راہیں تلاش کیں۔ چنانچہ واردات قلبی کے اظہار کا ذریعہ شاعری کی صورت اختیار کر گیا۔ فن شاعری کے پھیلاؤ کے ساتھ مختلف اصناف سخن وجود میں آئیں جن میں حمد و نعت و منقبت کو ان کے اقدار کی مناسبت سے ایک اعلیٰ مقام حاصل ہوا۔

ان چند سطور میں نعت کو موضوع قرار دیتے ہوئے اس ہیچمدان کو "ثنا در اعلیٰ ثنا" پر مختصر اظہار کرنا مقصود ہے۔ "ثنا در اعلیٰ" ثنا بزرگ شاعر صوفی ثنا اللہ ثنا ضیائی بدایونی کا پہلا نعتیہ دیوان ہے جو زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آ رہا ہے۔ راقم نے صوفی صاحب کے کلام کا مطالعہ کیا۔ ان کی شعری صلاحیت کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ پایا۔ انہوں نے اپنے واردت قلبی کو جس

احسن طریقہ پر پیش کیا وہ یقینا لائق تحسین ہے۔

اصناف شاعری میں نعت گوئی بہت مشکل کام ہے۔ اس میں نہایت درجہ کی احتیاط لازم ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کی انتہائی بلندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے شعر کہنا پڑتے ہیں پھر بھی کھٹکا لگا رہتا ہے:

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیت

جب صورت یہ ہو کہ خود اللہ تعالی نے اپنے حبیب صلی الہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف قرآن مجید فرقان حمید میں بار بار کی ہو تو ایک فانی انسان کے لئے نعت کہنا کیسے آسان ہو سکتا ہے۔ شیخ سعدی علیہ رحمتہ نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ:

لا یمکن ثناء کما کان حقہ ۔ بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مرزا غالب نے اسی بات کو اسطرح کہا۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزا شتیم ۔ کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

کلام اللہ میں یہ بھی کہا گیا ہے اللہ اور اسکے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اس کے ساتھ مومنین کو حکم دیا گیا کہ تم بھی نبی آخر الزمان پر درود سلام بھیجتے رہو۔ درود سلام نثری طور پر بھی بھیجا جاتا ہے منظوم بھی۔ اور یہی حکم نعتیہ شاعری کی اساس بنا۔

نعتیہ شاعری چودہ صدیوں پر محیط ہے۔ جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں کہ اس صنف کا آغاز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہوا۔ دربار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت گو شاعر حضرت حسان بن ثابت اور حضرت کعب بن زہیر حضورؐ

کے سامنے آپ کی شان میں قصیدے پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند فرماتے تھے اور خوشی کا اظہار کیا کرتے تھے ۔ علاوہ ازیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام نے بھی نعتیں کہیں ۔ ان ہی بزرگان دین کی پیروی و تقلید میں لاتعداد محترم بزرگ شعرا نے نعت گوئی کو اپنا شعار بنایا۔

نعتیہ شعراء کے بڑے بڑے نام صفحات تاریخ میں محفوظ ہیں ۔ ان میں راقم کے والد ماجد حضرت مولانا محمد یعقوب حسین ضیا القادری بدایونی رحمتہ اللہ علیہ کا نام نامی بھی آتا ہے وہ دنیائے شاعری خاص طور پر نعت گوئی میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ۔ انہیں اس حوالے سے لسان الحسان کا خطاب ادبا کی طرف سے ملا اور جب بھی ان کا نام لیا گیا بغیر لسان الحسان کا لاحقہ کے نہ تو لکھا گیا اور نہ ہی پڑھا گیا۔ انہوں نے خود مندرجہ ذیل شعر میں اپنی پوری زندگی کا ما حاصل اور شاعری کا خلاصہ پیش کر دیا ہے۔

حمد رب نعت مصطفٰے کے سوا ۔ ہم سے کچھ اور اسے ضیا نہ ہوا

یہ ایک رخشندہ حقیقت ہے کہ والد محترم نے اپنے مولد بدایوں سے کراچی تک اس مسلک شاعری یعنی نعت گوئی کو باوجود ہزار مصروفیت کے کبھی ترک نہیں کیا۔ وہ جہاں جہاں بسلسلہ روزگار مقیم رہے انہوں نے باقاعدہ ایک ایسا حلقہ بنایا جس میں ان کے بیسیوں تلامذہ نعت کہہ کر قبولیت عام حاصل کر چکے ہیں ۔ اگر ان کے نام گنائے جائیں تو وہ ایک طویل فہرست اختیار کرلے گی ۔ ان ہی تلامذہ میں ایک روشن نام صاحب دیوان جناب صوفی ثنا بدایونی کا ہے ۔ صوفی صاحب ایک درویش صفت شخصیت کے حامل ہیں ۔ طریقت میں صاحب سلسلہ ہیں ۔ آپ کو سلسلہ ابو العلائیہ

میں جہانگیری حسنی سے نسبت حاصل ہے۔ آپ کے بھی اسی نسبت سے بے شمار مریدین اور معتقدین بر صغیر پاک و ہند میں موجود ہیں صوفی ثنا صاحب بدایوں کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ کوئی نعتی نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ کوئی شخص جس کا تعلق بدایوں سے ہو وہ شعری ذوق نہ رکھے۔ صوفی صاحب اس ذوق سے کس طرح تشنئی ہو سکتے تھے۔ صوفی ثنا صاحب کا پیشہ درس و تدریس رہا ہے۔ ان سے کافی تشنگان علم نے علمی فیوض حاصل کئے۔ صوفی صاحب اپنی مدرسی کے زمانے سے شعر کہتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مولانا ضیاء القادری (مرحوم) نے کراچی میں مجلس شیدائیان نبیؐ قائم کی تھی اور مجلس کے تحت ہر ماہ طرحی نعتیہ مشاعرے باقاعدگی سے منعقد ہوتے تھے۔ ان مشاعروں میں صوفی ثنا صاحب باقاعدہ حصہ لیتے تھے اور داد پاتے تھے۔ اسی دوران وہ والد محترم کی شاگردی میں داخل ہوئے۔ یہ استاد اور شاگردی کا رشتہ ایسا قائم ہوا کہ ان کے شعری ذوق کے حسن طبعی کو دو چند کر دیا اور آج اس کا مآل یہ ہے کہ ایک ایمان افروز دیوان کی صورت میں صوفی ثنا ضیائی کی شاعری باصرہ نواز ہے۔ دیوان کے شروع میں حمد و مناجات پر مبنی نظمیں ہیں اور نعتیہ غزلوں کے علاوہ کئی منقبتیں غزلیں بھی ہیں۔ صوفی صاحب نے اپنے جذبات کو نہایت سادہ اور عام فہم زبان میں ادا کیا ہے۔ وہ فلسفیانہ یا علامتی انداز کے قائل نہیں ہیں۔ انہوں نے جہاں تک ہو سکا تلمیحات اور تشبیہات سے اجتناب کیا ہے۔ صوفہ ثنا صاحب کی یہ قدردانی ہے کہ انہوں نے راقم کے پاس اپنے ایک مرید خاص کے ذریعہ یہ پیغام بھیجا کہ میں اس دیواں پر تقریظ لکھوں اور ساتھ ساتھ دیواں کا نام تجویز کر دوں۔ یہ دونوں کام میں نے خوش دلی کے ساتھ

قبول کئے۔ تقریظ آپ کے زیرِ نظر ہے۔ دیوان کا نام میرے ذہن میں فوری طور پر ثنا در ثنا آیا۔ کچھ غور کرنے کے بعد اس نام میں معمولی سا اضافہ کر دیا یعنی "ثنا در اعلیٰ ثنا" کیونکہ اس نام سے علم الاعداد کے حساب سے دیوان کا سال طباعت ۱۴۱۷ھ نکلتا ہے والد مرحوم مولانا ضیاء القادری رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ کار تھا کہ وہ اپنی ہر تصنیف کا نام اول کے ساتھ ایک ذیلی نام بھی رکھا کرتے تھے اس بارے میں میری مدد صوفی صاحب کے استاد بھائی عزیزی مختار ضیائی اجمیری نے کی۔ انہوں نے ذیلی نام "فکر ثنا باغ جانفزا" تجویز کیا اس نام کے اعداد ۱۹۹۶ء ہوتے ہیں جو کہ دیوان کا شمسی سال طباعت ہے۔ امید ہے کہ یہ مجموعہ کلام اہل ایمان اور ارباب علم و ادب سے پزیرائی حاصل کرتا رہیگا اور قبولیت عام کے ساتھ ساتھ مقبول بار گاہ ایزدی بھی ہوگا۔ اور مصنف کے ساتھ مجھ گنہگار کے لئے سرکار ابد قراء سے انعام شفاعت و نجات افروزی کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

ایک بات اور عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ ماسوا کتاب اللہ یعنی قران حکیم شاید ہی کوئی کتاب ہو جو معائب سے مبرا ہو۔ کسی کی طباعت خراب ہے تو کسی میں کتابت واملا کی غلطیاں ہیں کبھی زبان و بیان میں کمی ہے تو کہیں فنی سقوم ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اگر اس دیوان میں ایسا کوئی سقم دیکھیں تو اس کو نظر انداز کرتے ہوئے شاعر کے جذبہ حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی وارفتگی شوق پر زیادہ توجہ رکھیں کہ یہی مقصود ہے۔

آخر میں "مشتے از خروارے" کے مصداق دیوان میں سے حمد و نعت کے چند متفرق اشعار بطور نمونہ پیش کر دیا ہے۔

تو معبود حقیقی ہے تو ہے قیوم یا اللہ
تو آقا ہے تو مولا ہے تو ہے مخدوم یا اللہ

تو عیبوں کو چھپاتا ہے بروں کو بھی نبھاتا ہے
شا کو لطف سے اپنے نہ کر محروم یا اللہ

لگ جائے جس میں خاک کف پائے مصطفےٰ
روشن رہے وہ آنکھ کبھی بے بصر نہ ہو

کمال زہد و تقوی سے بھی ایمان نامکمل ہے
نہ ہو جس دل میں جب تک عشق سلطان رسالت کا

دے اور دے یارب مجھے آزاد محمدؐ
بیمار محمدؐ رہوں بیمار محمدؐ

مل گئی اس کو قربت خدا کی
جس پہ رحمت ہوئی مصطفےٰ کی

مرا قلب ہے منور مری آنکھ پر ضیاء ہے
ترے نقش پا کو چوما تو یہ روشنی ملی ہے

ہو زیارت مجھے سرکارؐ کے روضے کی نصیب
لے کر کب جاتی ہے اب دیکھئے قسمت مجھکو

شرف عطا ہو غلاموں کو جب حضوری کا
تو حکم خاص ہو اس میں شا ضرور آئے

قطعہ تاریخ اشاعت

نعتیہ دیوان صوفی ثنا اللہ ضیائی بدایونی

از نتیجہ فکر

مختار ضیائی اجمیری

اشاعت پزیر دیوان احسن الکلام

۱۹۹۶ء

افکار گلفشاں ثنا بدایونی

۱۴۱۷ھ

مبنی ہے حب سرور دوراں پہ جو کلام — واللہ اس کا ذکر نہ کیوں کر ہو صبح و شام

حمد خدا ہے نعت نبیؐ اور منقبت — پیش حضور پاک عقیدت سے ہے سلام

ہر شعر آئنہ ہے جمال رسولؐ کا — پڑھ پڑھ کے دیکھ دیکھ کے شاداں ہیں خاص و عام

شاعر کا نام جب کہ ثنا ہے تو پھر ثنا — از خود متاع فکر ہوئی کر کے اہتمام

صوفی ثنا بزرگ بھی ہیں اور ضیائی بھی — سارے ضیائی کرتے ہیں ان کا بھی احترام

یہ بھی ہیں سر زمین بدایوں سے منسلک — جس سر زمیں پہ پیدا ہوئے حضرت نظام

دیوان ان کا چھپ کے جو زیب نظر ہوا — دیتے ہیں داد دل سے محبان ذی مقام

تاریخ اس طباعت دیوان کی کہو — مختار لگے شعر میں خوش رنگ شاد کام

ہے عیسوی میں "فکر ثنا باغ جانفزا" — ہجری میں اس کا اعلیٰ "ثنا در ثنا" ہے نام

تقریظ از قلم معجز رقم حضرت محمد یسین صاحب قیس القادری سہارنپوری
کے مندرجہ ذیل دو قطعے ہیں

(۱) قطعہ

جن کا اک اک شعر ہے تفسیر قرآن مبین
ہیں ثناء اللہ وہ مداح ختم المر سلین
شاعروں میں آپ کی یوں بھی دوبالا شان ہے
آپ ہیں حضرت ضیاء القادری کے جانشین

(۲) قطعہ

ہے ضیاء بار آج یوں محفل یہ فیضان حسنؒ
ہے پس پردہ فروزاں شمع عرفاں حسنؒ
قیس ہیں وہ حضرت صوفی ثناء اللہ جنھیں
دور رہ کر بھی ہے حاصل قُرب ایوان حسنؒ

باسمہ تعالیٰ
حامداً و مصلیاً

صوفی ثناء اللہ صاحب کی ذات قابل ثناء ہے نہایت ہی متواضع نیک اور صالح صفات کے حامل صوفی صاحب صاف ستھرا شعری ذوق رکھتے ہیں۔ زیادہ تر نعت اور منقبت کہتے ہیں۔ آپ کی غزلوں سے صوفیانہ رنگ جھلکتا ہے کیونکہ وہ خود شاعر ہیں اس لئے شعراء کا بہت احترام کرتے ہیں۔ آپ کا تعلق سلسلہ ابوالعلائیہ چشتی قادری جہانگیری ہے اور آپ اپنے مرشد کے خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ اپنے پیر و مرشد حضرت صوفی محمد حسن شاہ صاحب آف بھسوڑی شریف کے سالانہ عرس کے موقع پر محفل سماع کے ساتھ ساتھ مشاعرہ بھی کراتے ہیں شاعری میں آپ مولانا ضیاء القادری صاحب کے شاگرد ہیں جو کہ نعت و منقبت کے مسلم الثبوت استاد گزرے ہیں صوفی صاحب کے پر خلوص احباب میں غریب سالکی بیدل جبلپوری بہت نمایاں ہیں۔ صوفی صاحب ضعیف العمر ہونے کے باوجود جواں ہمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی عمر دراز کرے۔ آمین اور انکا سایہ مریدان با صفا اور احباب بے ریا پر تادیر سلامت رکھے آمین ثم آمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

محمد ابراہیم نظامی دہلوی

حمد

تو معبود حقیقی ہے تو ہے قیوم یا اللہ
تو آقا ہے تو مولا ہے تو ہے مخدوم یا اللہ
تری ہے ذات لاثانی ترے اوصاف یزدانی
ترے افعال رحمانی تو ہے معصوم یا اللہ
تو خالق ہے تو مالک ہے تو حاکم ہے تو عادل ہے
شہنشاہ و گدا سب ہیں ترے محکوم یا اللہ
تو عیبوں کو چھپاتا ہے بروں کو تو نبھاتا ہے
ثنا کو لطف سے اپنے نہ رکھ محروم یا اللہ ۔

حمد باری تعالیٰ

ترا فرمان ہے الحمدللہ مرا ایمان ہے الحمدللہ
ہمارے واسطے نور ہدایت ترا قرآن ہے الحمدللہ
تمام عالم بنایا لفظ کن سے یہ تیری شان ہے الحمدللہ
ہے پاکیزہ تری ذات معالی کہ تو سبحان ہے الحمدللہ
ہے لاثانی صفات و ذات میں تو عظیم الشان ہے الحمدللہ
ترا حور و ملک جن و بشر پر بڑا احسان ہے الحمدللہ
بھروسہ ہے ترے رحم و کرم پر کہ نور رحمان ہے الحمدللہ
ترا ہر وقت سب اہل جہاں پر بڑا فیضان ہے الحمدللہ
جو بندے کو بنا دے دم میں کامل ترا عرفان ہے الحمدللہ
تری نظر عنایت ہم پر ہر دم کرم ہر آن ہے الحمدللہ
مریض لا دوا ہوں غم نہیں ہے کہ تو درمان ہے الحمدللہ
مرا خالق ہے تو معبود ہے تو مرا سلطان ہے الحمدللہ
مٹا دیتی ہے جو نقش دوئی کو تری پہچان ہے الحمدللہ
تصدق تیری بندہ پروری پر ہر اک ذیشان ہے الحمدللہ
ترے تسبیح خواں جن و ملک ہیں ہر اک انسان ہے الحمدللہ
خداوندا تو رب اللعالمیں ہے تری ہر شان ہے الحمدللہ
تری حمد و ثنا کرتے ہیں یارب خرد حیران ہے الحمدللہ
مرا دل بن گیا عرش معلیٰ کہ تو مہمان ہے الحمدللہ
ترا لا تقنطو من رحمۃ اللہ اہم اعلان ہے الحمدللہ
شناؔ عاصی کے عصیاں بخش دینا تجھے آسان ہے الحمدللہ

مناجات

حمد کے لائق ہے تیری ذات عالی اے خدا
تیرے در سے مانگتا ہے ہر سوالی اے خدا
تیرے آگے جو بھی رویا گڑ گڑا کر کی دعا
اپنے دل کی ہر تمنا اس نے پالی اے خدا
بھردے دامن کو مرے کوتاہیٔ داماں نہ دیکھ
تجھ سے لینے کے لئے آیا ہوں خالی اے خدا
میں بھی کر آؤں طواف کعبہ ہوں بیحد غریب
کر مری تو غیب سے امداد مالی اے خدا
میں مدینے میں ترے پیارے کا روضہ دیکھ لوں
چوم لوں سرکار کے روضے کی جالی اے خدا
میں غریب و بینوا بیٹھا ہوں جی کو مار کر
دور فرما دے یہ میری خستہ حالی اے خدا
ہیں اسی دنیا میں جو ہر سال جاتے ہیں حرم
کیا مری دنیا ہے دنیا سے نرالی اے خدا
اس ثنا کو بھی حرم کی دید ہو جائے نصیب
ہے حرم تیرا ہے تو کعبے کا والی اے خدا

نعت شریف

برگزیدہ نور یزداں رحمۃ اللعالمین
جانِ جاں محبوب رحماں رحمۃ اللعالمین
روئے زیبا ماہ تاباں رحمۃ اللعالمین
زلف مشکیں راحتِ جاں رحمۃ اللعالمین

آپ پر قرباں دل و جاں رحمۃ اللعالمین
کیجئے مشکل کو آساں رحمۃ اللعالمین

اپنے دامن میں چھپا لو تاکہ رسوائی نہ ہو
روز محشر میرے عصیاں رحمۃ اللعالمین

چارہ ساز بیکساں ہے ذات عالی آپ کی
ہو علاج درد متداں رحمۃ اللعالمین

پرسش اعمال کا مجھ کو نہیں خوف خطر
ہیں مری بخشش کا ساماں رحمۃ اللعالمین

آپ کی خاطر جہاں پیدا کئے اللہ نے
باعث تخلیقِ انساں رحمۃ اللعالمین

ذرہ ذرہ ہے منور آپ ہی کے نور سے
آپ ہیں مہر درخشاں رحمۃ اللعالمین

انبیاء و مرسلیں میں بہتریں افضل تریں
ہیں شہنشاہ رسولاں رحمۃ اللعالمین

اللہ اللہ خود زبان حق سے کرتا ہے ثناء
آپ کی توصیف قرآں رحمۃ اللعالمین

نعت شریف

ہیں بشر آپ پہ قربان رسولؐ عربی	ہوں وہ کافر کہ مسلمان رسولؐ عربی

آپ عالم کیلئے آئے ہیں رحمت بن کر	سب پہ ہے آپ کا احسان رسولؐ عربی

کوئی کچھ سمجھے مگر اپنا تو ایمان ہے یہ	دونوں عالم کے ہیں سلطان رسولؐ عربی

آپ کو مالک و مختار بناکر بھیجا	آپ ہیں خاصۂ رحمان رسولؐ عربی

آپ محبوب خدا ہیں شہ لولاک لما	آپ ہیں صاحب قرآن رسولؐ عربی

آپ ہیں اہل جفا کیلئے باران کرم	بخش دی دشمنوں کی جان رسولؐ عربی

آپ کا منعم و محتاج پہ یکساں ہے کرم	آپ ہیں وہ شہ ذی شان رسولؐ عربی

لطف سے آپ کے کیا نہ ملا ہے مجھکو	اب مدینے کا ہے ارمان رسولؐ عربی

گرمئ حشر سے بچنا مجھے مشکل تو نہیں	سر پہ ہو آپ کا دامان رسولؐ عربی

آپ کا لطف و کرم ہو تو جہاں کی مشکل	کچھ نہیں سہل ہے آسان رسولؐ عربی

بحر عصیاں میں نہ ڈوبے گی ثناء کی کشتی
آپ ہیں اس کے نگہبان رسولؐ عربی

نعت شریف

نور اول سے منور ہیں محمدؐ مصطفےٰ　　مطلع انوار داور ہیں محمدؐ مصطفےٰ

سب کے پیارے سب کے دلبر ہیں محمدؐ مصطفےٰ　　سب کے آقا سب کے سرور ہیں محمدؐ مصطفےٰ

آپ کو اللہ نے محبوب اپنا کرلیا　　خوبصورت سب سے بہتر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

انبیاء مرسلیں ہیں آپ کے زیر نگیں　　سب کے حاکم سب کے افسر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

ساری دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے　　سب کے ہادی سب کے رہبر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

آپ کو اللہ نے پیدا کیا ہے نور سے　　نور جسم و نور پیکر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

آپ کے انوار سے پائی جہاں نے روشنی　　آپ ہی سے ماہ و اختر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

کافروں نے جب سمجھ لی اہمیت اسلام کی　　پڑھ لیا کلمہ کہ حق پر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

خالق اکبر نے بلوایا شب معراج میں　　عرش پر اللہ اکبر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

چار یار باصفا میں دو ہیں ابوبکر و عمر　　اور دو عثمان و حیدر ہیں مصطفےٰ

پنجتن میں آپ ہیں اک فاطمہ اک مرتضیٰ　　اور دو شبیر و شبر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

گرچہ توریت و زبور انجیل ہیں پہلی کتب　　ان میں بھی مزکور اکثر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

سب سے آخر میں ہوا قرآن نازل آپ پر　　خاتم دور پیمبر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

ان کے در سے پرورش پاتی ہے ساری کائنات　　گنج بخش ہفت کشور ہیں محمدؐ مصطفےٰ

آپ کو رہتا ہے ہر دم اپنی امت کا خیال　　دلنواز و بندہ پرور ہیں محمدؐ مصطفےٰ

رحمت عالم ہیں مومن یا کہ کافر ہو کوئی　　سایہ افگن سب کے اوپر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

عاصیوں کی پردہ پوشی کیلئے اوڑھے ہوئے　　رحمت عالم کی چادر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

تشنہ کامو میکشو آؤ صلائے عام ہے　　ساقی تسنیم و کوثر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

عاصیوں کو بخشوانے کے لئے بن کر شفیع　　پیش داور روز محشر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

دہلی و اجمیر کی ہیں خانقاہیں آپ کی　　والئ بغداد و سنجر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

کیوں دوا چاہوں کسی سے کیوں شفا چاہوں شتاؔ

جب طبیب قلب مضطر ہیں محمدؐ مصطفےٰ

نعت شریف

وہ کیا بشر جو عاشق خیرالبشر نہ ہو
آداب مصطفےٰ کی بھی جسکو خبر نہ ہو

جب انتقال نسبت خیرالبشر نہ ہو
خواجہ نہ ہو قطب نہ ہو گنج شکر نہ ہو

قرب خدا نصیب نہ ہوگا اُسے کبھی
محبوب ذوالجلال کی جس پر نظر نہ ہو

اُس کو خدا سے بغض نبیؐ سے عناد ہے
جسکو عقیدت ابوبکر و عمر نہ ہو

مقبول بارگاہ رسالت نہیں ہے وہ
جسکو محبت شہ جن و بشر نہ ہو

جسکو نہ ہو خیال نبیؐ کے وقار کا
وہ صاحب وقار نہ ہو مقتدر نہ ہو

جسکے دل و نظر میں نہ ہو الفت رسولؐ
وہ اہل دل نہ ہو کبھی اہل نظر نہ ہو

لگ جائے جس میں خاک کف پائے مصطفےٰ
روشن رہے وہ آنکھ کبھی بے بصر نہ ہو

یارب در نبی پہ پہنچ جاؤں جیتے جی
واپس وہاں سے آنا مرا عمر بھر نہ ہو

اُس کو نہ مل سکے گی کبھی راہ مستقیم
جسکا شریک حال کوئی راہبر نہ ہو

مجمل بھی گر لکھے کوئی توصیف مصطفےٰ
پھر بھی ثنا ثنائے نبیؐ مختصر نہ ہو

نعت شریف

گر ذوق بلالی سے خالی ترا سینہ ہے
بے سود تہجد ہے بیکار شبینہ ہے

دل میرا منور ہے روشن مرا سینہ ہے
جب سے مری آنکھوں میں تنویر مدینہ ہے

کعبہ ہے مرے دل میں آنکھوں میں مدینہ ہے
اب عرش معلی کا رستہ مرا سینہ ہے

مژگاں پہ ہیں جو آنسو تابندہ ستارے ہیں
جو اشک ندامت ہے انمول نگینہ ہے

پھر نام مرے لب آیا ہے محمدؐ سے
پھر میرے مقدر کا ساحل پہ سفینہ ہے

میں جب سے ہوں وابستہ دامان محمد کا
کونین کی دولت کا دامن میں خزینہ ہے

ہر حال میں خوش ہو کر لے نام محمد کا
خوشنودی خالق کا یہ طرفہ قرینہ ہے

محشر میں شفاعت سے محروم رہے گا وہ
جسکو بھی خدا شاہد سرکار سے کینہ ہے

اب کیف حضوری ہے ہر آن تمنا حاصل
ہر وقت تصور میں سلطان مدینہ ہے

نعت شریف

مرا ایمان ہے وہ مستحق باغ رضواں ہے

یہاں جو شخص بھی ختم رسل کے زیر داماں ہے

غلام سرور عالم جسے کہتے ہیں دل والے

وہ صدر بزم امکاں تھا وہ صدر بزم امکاں ہے

جسے نسبت نہ ہو سلطان دیں کے آستانے سے

وہ پہلے بھی پریشاں تھا وہ اب تک بھی پریشان ہے

مدینے پاک سے کیا ہو تقابل طور وایمن کا

گلستاں پھر گلستاں ہے بیاباں پھر بیاباں ہے

مرے آقا مرے مولا نگاہ لطف سے سی دو

دریدہ ہر طرح سے میری ہستی کا گریباں ہے

ہواؤں کا مجھے کیا خوف کیا خطرہ ہے طوفاں کا

عرب کا ناخدا جب میری کشتی کا نگہبان ہے

ابوبکر و عمر عثمان وحیدر چار یاروں میں

ہے یار غار ہی افضل ہمارا دین ایمان ہے

ثناء کو ابتدا سے شوق حمد و نعت گوئی ہے
خدا رکھے یہی حسن عمل بخشش کا ساماں ہے

نعت شریف

ہو وظیفہ دوام صلی اللہ ہے روا احترام صلی اللہ

آپ کے احترام کا شاہد ہے خدا کا کلام صلی اللہ

رب اکبر حضور اکرم پر بھیجتا ہے سلام صلی اللہ

اتباع خدا ہے حکم خدا سب پڑھیں خاص و عام صلی اللہ

جس کا طالب ہے خالق عالم وہ ہے محبوب نام صلی اللہ

افضل الانبیاء حبیب خدا آپ ہیں لاکلام صلی اللہ

عرش آعظم پہ جب گئے حضرت تھا بڑا انتظام صلی اللہ

حور و غلماں ملائکہ قدسی سرنگوں تھے تمام صلی اللہ

جس کی تعظیم عین ایماں ہے مصطفےٰ کا ہے نام صلی اللہ

نور اول ہیں نور آخر ہیں شاہ عالی مقام صلی اللہ

جسم اطہر کی بوئے عنبر سے ہے معطر مشام صلی اللہ

عاصیوں کو نوید بخشش ہے نور حق کا پیام صلی اللہ

ہو عطا تشنگان اُمت کو آب کوثر کا جام صلی اللہ

اے ثناء ورد ہے یہی اپنا
روز و شب صبح و شام صلی اللہ

نعت شریف

یہ بزم عید میلاد النبیؐ ہے مرحبا کہیے
یہاں آکر ادب کے ساتھ نعت مصطفےٰ کہیے

محمدؐ مجتبیٰ کہیے محمدؐ مصطفےٰ کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو حسب فرمان خدا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو جب محمد مصطفےٰ کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کے ساتھ ہی صلِّ علیٰ کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو ابتداء و انتہا کہیے
ازل کی ابتدا کہیے ابد کی انتہا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو نور ذات کبریا کہیے
محمد مصطفےٰ کو مظہر شان خدا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو ہر دو عالم کی بقا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو حق نما قدرت نما کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو آئینہ دار خدا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو بعد رب سب سے بڑا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو تاز برادر خدا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو برگزیدہ مرتبہ کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو نسل آدم کی بقا کہیے
خلیل اللہ ابراہیم کے دل کی دعا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو رونق ارض و سما کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کوزنیب عرش علا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو ہادی دین ہدیٰ کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو ساکن اوج دنیٰ کہیے

محمدؐ مصطفےٰ مخبر وحیٔ خدا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو راز دار کبریا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو دل سے محبوب خدا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو پیشوائے انبیاء کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو سرگروہ اولیا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو تاجدار اصفیا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو دلکشا مشکلکشا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو خلق کا حاجت روا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو بیکسوں کا آسرا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو دردمندوں کی دوا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو رحمت فضل خدا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو دافع رنج ولا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو مخزن جودوسخا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو ساقی آب بقا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو رہنما و مقتدا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو ناخدا و یاخدا کہیے

محمدؐ کو جان تسلیم و رضا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو پیکر صدق و صفا کہیے

محمدؐ مصطفےٰ کو شافع روز جزا کہیے
محمدؐ مصطفےٰ کو اے شمّا خیر الورا کہیے

نعت شریف

مختصر تعریف لکھتا ہوں کہ کیا ہیں مصطفےٰ
برگزیدہ ہر طرح بعد از خدا ہیں مصطفےٰ

جلوہ ذات احد کی ابتداء ہیں مصطفےٰ
لمعہ شام ابد کی انتہا ہیں مصطفےٰ

مطلع انوار کا اک آئینہ ہیں مصطفےٰ
مظہر حسن ازل نور خدا ہیں مصطفےٰ

جن پر شیدا ہے خدا وہ مہ لقا ہیں مصطفےٰ
رحمت عالم ہیں محبوب خدا ہیں مصطفےٰ

عاشقان کبریا کے مقتدا ہیں مصطفےٰ
صوفیان با صفا کے پیشوا ہیں مصطفےٰ

دلبر و دلدار جان اولیاء ہیں مصطفےٰ
سید و سرور امام الانبیاء ہیں مصطفےٰ

فی الحقیقت ہادیٔ راہ ہدیٰ ہیں مصطفےٰ
صاحب قرآن ہیں حق کی صدا ہیں مصطفےٰ

خلق کے مشکلکشا حاجت روا ہیں مصطفےٰ
دافع یاس و غم و رنج وبلا ہیں مصطفےٰ

ہے محمد نام نامی آپ کا صل علیٰ
محرم اسرار توحید و ثناء ہیں مصطفےٰ

ہیں کبھی مکہ مدینے میں کبھی معراج میں
صدر بزم قاب قوسین و دنیٰ ہیں مصطفیٰ
حشر کے دن عاصیوں کے بخشوانے کے لئے
شافع ہر دوسرا صل علیٰ ہیں مصطفیٰ
رحمۃ اللعالمین محبوب رب العالمین
مصطفیٰ ہیں مصطفیٰ ہیں مصطفیٰ ہیں مصطفیٰ

آپ کی خاطر خدا نے دو جہاں پیدا کئے
باعث تخلیق عالم اے ثناء ہیں مصطفیٰ

نعت شریف

بیاں کیا ہو محمد مصطفیٰ کی شان و شوکت کا
پھریرا عرش پر اُڑتا ہے جنکی اوج و رفعت کا
نہ ہے حسن لطافت کا نہ ثانی حسن سیرت کا
محمدؐ کو کیا پیدا خدا نے اپنی صورت کا
مجھے ارماں ہے دید روضۂ شاہ رسالت کا
بھرم رکھ لے الٰہی میرے ارمانوں کی جنت کا
بھروسہ کر کے بیٹھا ہوں خدایا تیری رحمت کا
شرف مجھ کو عطا فرما مدینے کی زیارت کا
یہ ہے رتبہ کہ خود اللہ نے مثل اپنی طاعت کے
دیا ہے حکم بندوں کو محمدؐ کی اطاعت کا
قمر کو شق کیا خورشید کو مغرب سے لوٹایا
ہے یہ اعجاز انگشت شہنشاہ رسالتؐ کا
کمال زہد و تقویٰ سے بھی ایمان نامکمل ہے
نہ ہو جس دل میں جب تک عشق سلطان رسالتؐ کا
تم اُس کے سامنے اے منکرو کس منہ سے جاؤ گے
بندھے گا جس کے سر پر حشر میں سہرا شفاعت کا

ہمارے سر پہ ظل رحمۃ اللعالمین ہو گا
ہمیں خوف کیا ہے گرمئی مہر قیامت کا

نعت شریف

ہے بہت مشکل ہر اک انساں کو عرفان رسولؐ
جامعۂ انسانیت میں گم ہے جب شان رسولؐ

انبیاء و مرسلیں سب ہیں ثنا خوان رسولؐ
اولیاء مقتدر ہیں مظہر شان رسولؐ

فیضیاب فیض ہے دنیا بفیضان رسولؐ
عارف و کامل بنا دیتا ہے عرفان رسولؐ

زینت بزم شریعت ہیں طریقت کے امام
شبّروشبیّر آل مرتضیٰ جان رسولؐ

ہیں صحابہ آپ کے سب آفتاب و ماہتاب
لیکن ان میں چار ہیں مشہور یاران رسولؐ

رحمۃ اللعالمیں کی شان سے آئے ہیں آپؐ
کون ہے وہ جو نہیں مرہون احسان رسولؐ

گنبد خضرا پہ رہتا ہے ملائک کا ہجوم
ہے کوئی جاروب کش کوئی ہے دربان رسولؐ

شب کو ہجرت کرکے غار ثور میں پہنچے حضورؐ
بن گیا خود قادر مطلق نگہبان رسولؐ

جس طرف ہم نے نظر کی اور دیکھا غور سے
بے خزاں دیدہ نظر آیا گلستان رسولؐ

پیرو مرشد کے توسل سے ثنا بھی ہے غلام
اس کو حاصل ہے غلامیٔ غلامان رسولؐ

نعت شریف

مجرم ہوں میں خطائیں مری درگزر کریں
آقا حضورؐ اپنے کرم پہ نظر کریں

روح الامین جس کا ادب عرش پر کریں
تعظیم اسکی کیوں نہ زمیں پر بشر کریں

اُمت کو اپنی چاہیں جو خیرالبشر کریں
خواجہ کریں قطب کریں گنج شکر کریں

عصیاں شعار اُن کے کرم پہ نظر کریں
دامن کو اپنے اشک ندامت سے تر کریں

کہتے ہیں جو نبیؐ ہیں ہماری طرح بشر
وہ آئیں اور اشارے سے شق القمر کریں

اللہ نے حضور کو مالک بنا دیا
کاذب ہیں اعتراض اگر دیدہ ور کریں

اے کاش ایسا وقت بھی آئے کہ ہم غریب
یاد نبیؐ میں سوئے مدینہ سفر کریں

یوں تو کرم ثنا پہ بہت ہے مگر حضورؐ
اس کی دعا کو آپ رہین اثر کریں

نعت شریف

دنیا سے ہمیں کام نہیں کام ہے دیں سے
اللہ بچائے ہمیں شیطان لعیں سے

الفت ہوئی جب سے ہمیں طیبہ کے حسیں سے
الفت نہ رہی اور کسی ماہ جبیں سے

عزت یہ ملی گنبد خضرا کے مکیں سے
افضل ہے مدینے کی زمیں عرش بریں سے

ہر روز یہاں آتے ہیں قدسی و ملائک
روضے کی زیارت کے لئے عرش بریں سے

بلوالیا اللہ نے محبوب کو اپنے
معراج کی شب حضرت جبریل امیں سے

اک حکم کی تعمیل نہ کرنے کی بدولت
آدم کو نکالا گیا فردوس بریں سے

اے کاتب تقدیر ہر اک نقش مٹا دے
اک نقش غلامی نہ مٹا لوح جبیں سے

اے رحمت عالم یہ تمنا ہے ثناء کی
چھوٹے نہ ترا نقش قدم اس کی جبیں سے

نعت شریف

مسٹرا۔۱۔

ہر وصف ہے شایان و سزاوار محمدؐ نازل ہوا قرآں پئے اظہار محمدؐ

آنکھیں ہیں جو ہیں طالب دیدار محمدؐ وہ دل ہے جو ہے مائل انوار محمدؐ

دے اور دے یارب مجھے آزار محمدؐ بیمار محمدؐ رہوں بیمار محمدؐ

گر آنکھ سے دیکھے کوئی جبریل آمیں کی اللہ کا دربار ہے دربار محمدؐ

غش کھا کے گرے حضرت موسیٰ نہ رہا ہوش آیا تھا نظر پر تورِ رخسار محمدؐ

مدت سے تمنا ہے مری کاش بر آئے اللہ دکھائے مجھے دربار محمدؐ

جس نے سنی وہ ہو گیا ایماں سے مشرف معجز نما شہر نبیؐ گفتار محمدؐ

دشمن کے گھٹانے سے گھٹی ہے نہ گھٹے گی بڑھتی ہے بڑھے گی یونہی سرکار محمدؐ

حاضر ہیں ادب سے جہاں سب عرشی و فرشی کس شان کا دربار ہے دربار محمدؐ

کرنے کو طواف آتے ہیں اقطاب زمانہ
کعبہ ہے ثنا روضۂ انوار محمدؐ

نعت شریف

دبدبہ جاہ و حشم یہ آن بان مصطفیٰ ۔۔۔ دونوں عالم ہیں نثار عزّ و شان مصطفیٰ

رشک فردوس بریں ہے آستان مصطفیٰ ۔۔۔ رشک گلزار جناں ہے گلستان مصطفیٰ

غیر ممکن ہے بیاں وصف شانِ مصطفیٰ ۔۔۔ خود کلام پاک ہے جب ترجمان مصطفیٰ

جھک گئی فوراً جبین عاشقانِ مصطفیٰ ۔۔۔ مل گیا جس جانشان کاروان مصطفیٰ

ہیں ہر اک آفت سے ایمن بندگان مصطفیٰ ۔۔۔ شیر سے مطلق نہیں ڈرتے سگان مصطفیٰ

آپ کو پایا ہمیشہ صادق الوعد الامین ۔۔۔ رات دن لیتے تھے کافر امتحان مصطفیٰ

حکم ہجرت جب ہوا لے کر چلے صدیق کو ۔۔۔ وقت رخصت سو گئے سب دشمنان مصطفیٰ

قتل کرنے کو گئے لیکن مسلماں ہو گئے ۔۔۔ جب سنا فاروق نے معجز بیان مصطفیٰ

حضرت عثمان ذوالنورین با حلم وحیا ۔۔۔ جامع القرآن ہیں یہ نکتہ دان مصطفیٰ

غزوہ خیبر میں فوراً کامیابی ہو گئی ۔۔۔ جب گئے مولا علیؓ لیکر نشان مصطفیٰ

حکم قرآں ہے کرو طاعت رسول اللہ کی ۔۔۔ طاعت رب ہے یہی اے طالبان مصطفیٰ

بے ادب گستاخ ہیں جو منکر تعظیم ہیں ۔۔۔ دست بستہ با ادب ہیں قدردان مصطفیٰ

دوڑتے آئیں گے پینے کے لئے کوثر کے جام ۔۔۔ حشر میں ہوگا ہجوم میکشان مصطفیٰ

دین و دنیا کی سعادت اس کو حاصل ہو گئی ۔۔۔ مل گئی جسکو خوشا قسمت امانِ مصطفیٰ

اے شفاءؔ یہ حضرت استاد کا فیضان ہے

شاعر بزم ضیاء ہوں مدح خوان مصطفیٰ

نعت شریف

ہے تیرے نقش پا کا اوج شاہا عرش اعظم تک
ہیں تیرے کفش برداروں میں شامل قیصر و جم تک

جو میلاد شہ لولاک سے جلتے ہیں دنیا میں
مُردن پس مُردن وہ بھیجے جائیں گے تار جہنم تک

طہور خلد کے چھینٹے دیئے واعظ نے کیا کیا کچھ
مگر کیف مئے عرفاں نہ اصلا ہو سکا کم تک

ہوا پیدا نبی کوئی کبھی جن و ملائک میں
رسالت کو رکھا محدود حق نے نسل آدم تک

وہ ختم المرسلیں ہیں وہ خدا کے نور اول ہیں
قیامت سے ہیں ان کی تابشیں روز مقدم تک

ضیاء القادری کا ہے ثناء یہ فیض روحانی
ثنائے مصطفےٰ کا ذوق پہنچا بالیقیں ہم تک

نعت شریف

بیاں اوصاف ہوں کیونکر زباں سے
محمد مصطفیٰؐ کے نعت خواں سے

محمد حکم خلاق جہاں سے
اتر آئے زمیں پر آسماں سے

ہمیں رغبت نہیں قصر جناں سے
ہمیں نسبت ہے ان کے آستاں سے

صفات و ذات کے جلوے عیاں ہیں
رخ سلطان خوبانِ جہاں سے

حریم انور سلطان دیں کی
زمیں کرتی ہے باتیں آسماں سے

سلاطین جہاں پاتے ہیں صدقہ
مدینے کے مقدس آستاں سے

شب اسرا کی عظمت کہہ رہی ہے
حبیب حق ملے اللہ میاں سے

گنہگاروں کو فکر معصیت کیا
بھروسہ ہے شفیع عاصیاں سے

وہ آئے ساقی تسنیم و کوثر
صدا آئی ہجوم میکشاں سے

ریاض خلد میں کہتے ہیں رضواں
مدینے کے چمن ہیں بے خزاں سے

محمد مصطفیٰ محبوب رب ہیں
ہیں افضل انبیاء و مرسلاں سے

دو عالم میں نہ کیوں ہو میری عزت
ہے نسبت تاجدار انس و جاں سے

وفور شوق میں عالم عجب ہے
جبیں تکرار ہی ہے آستاں سے

ثنا ہوں خوگر نعت و مناقب
تعلق ہے مگر حسن بیاں سے

نعت شریف

تمہارے نور کی تابش دو عالم میں بکثرت ہے
تمہارے نور رخ آئینہ دار نور وحدت ہے
وہ دل ہے جس میں اس محبوب رحماں کی محبت
مقام قاب قوسین و دنیٰ ہے عرش رفعت ہے
الٰہی اپنے مصطفیٰ کی دے مجھے الفت
یہی ہر دم تمنا ہے یہی ہر آن حسرت ہے
جہاں میں آئے وہ خیرالبشر خیرالورا بن کر
سراپا خیر ہیں وہ ان کی امّت خیر امّت ہے
اگر ان کی نظر بدلے زمانہ ہی بدل جائے
خدائے ذوالمنن نے دی محمد وہ قدرت ہے
سجاکر لائے ہیں سہرا شہانہ خلد سے قدسی
شہ لولاک ہیں دولہا براتی ساری امت ہے
امید مغفرت اللہ سے ہے مطمئن ہے دل
ثنا مداح پیغبر ثناء خوان رسالت ہے

نعت شریف

بہت مشکل ہے عرفان محمد بشر میں گم ہے جب شان محمد
میں ہوں سو جاں سے قربان محمد مرا ایمان ہے فرمان محمد
علی و فاطمہ شبیر و شبر ہیں گلہائے گلستان محمد
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر ہیں خاص الخاص یاران محمد
خدا کی عین طاعت جسکی طاعت زہے رتبہ زہے شان محمد
ملک جن و بشر ہی پر نہیں کچھ خدا خود ہے ثناء خوان محمد
محمد سے ہوئے پیدا دو عالم دو عالم پر ہے احسان محمد
خدا کو پالیا بے شک اسی نے ہے حاصل جس کو عرفان محمد
مرے اعمال مت پوچھو نکیرو مرے سر پر ہے دامان محمد
حسینان و ملیحان جہاں ہیں نمک پارے نمکدان محمد

رہے ہر دم ثناء کے دل میں یارب
خیال روئے تابان محمد

نعت شریف

خداوند جہاں خلاق مطلق درحقیقت ہے
ہے یہ انعام حق پر جا نبی کی بادشاہت ہے

رسول اللہ بن کر رحمۃ اللعالمیں آئے
شفیع المذنبین ہیں خلق پر رحمت ہی رحمت ہے

حرم میں دیر میں کونین میں جلوے انھیں کے ہیں
یہ سارا گلستاں کا گلستاں ان کی بدولت ہے

زمین و آسماں لوح و قلم پر عرش و کرسی پر
محمد کی حکومت ہے محمد کی حکومت ہے

خدا معطی ہے خود قاسم کیا ہے جس نے حضرت کو
خدا کی دین سے کیوں منکرو تم کو عداوت ہے

ہمارا دین اور ایمان اس پر ہے وہ سب کچھ ہیں
ہمارے وہ ہم اُن کے ہیں یہی حسن عقیدت ہے

وہ شافع ہیں ہمارے اور ہم عاصی مگر اُن کے
ہمارے بخشوانے کے لئے کافی یہ نسبت ہے

ہیں محبوب خدا محبوب تر ہے امت عاصی
دعائے مغفرت لب پر ہمیشہ فکر اُمت ہے

خوشا قسمت دیا اللہ نے ایسا دیا نبی ہم کو
جو سلطان دنیٰ ہے باعث ایجاد خلقت ہے

سراپا نور وحدت نور اول نور آخر ہیں

انھیں کے نور سے دونوں جہاں کی زیب و زینت ہے

رضائے مصطفےٰ بھی فی الحقیقت ہے رضائے حق

رسول پاک کی طاعت خدا کی عین طاعت ہے

محمد کی محبت دل میں رکھنا عین ہے ایمان

یہ فرض عین ہے جبکہ خدا کو بھی محبت ہے

ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہم امت ہیں ایسے کی

کہ جس کے اُمتی ہونے کی موسیٰ کو بھی حسرت ہے

ثناء ہر دم رہے لب پر ہمارے یا رسول اللہ

جہنم میں وہ جائیں جو کہ کہتے ہیں یہ بدعت ہے

نعت شریف

مبشر مصطفیٰ کے بن کے سارے انبیاء آئے
جہاں میں بعدہ خیرالبشر خیرالورا آئے

ادھر لیکر دعائے مصطفیٰ ہر مدعا آئے
زباں پر اس طرف سائل کے حرف التجا آئے

بشان دلبری آئے بہ تاز اتقا آئے
شہ کون و مکاں سلطان خوباں مصطفیٰ آئے

بہار آئی ریاض خلد سے کعبے کے گلشن میں
جناں برکف حرم میں عرش سے خیرالورا آئے

مریض عشق کو دم توڑتے دیکھا تو طیبہ میں
جناب خضر لیکر جام میں آبِ بقا آئے

ترے صدقے الٰہی خاتمہ بالخیر فرماتا
دم رحلت زباں پر یا نبی یا مصطفیٰ آئے

ثناء اس صاحب قرآں کی کب ممکن ہے انساں سے
وہ جن کی شان میں یٰسین و طٰہٰ اے ثناء آئے

نعت شریف

عشق شاہ حجاز کیا کہنا کر دیا بے نیاز کیا کہنا

تم کو مالک کیا خدائی کا حق نہ بخشا مجاز کیا کہنا

خوش نصیبی ہے جسکو مل جائے آپ سا چارہ ساز کیا کہنا

حق سے راز و نیاز ہوتا ہے عاشقوں کی نماز کیا کہنا

میرا عرض سوال اس سے ہے جس کا دست دراز کیا کہنا

جسکو چاہا بہ آب و تاب کیا مہر ذرہ نواز کیا کہنا

دیر و کعبے کا تیرے جلووں نے کھو دیا امتیاز کیا کہنا

تو ہے اور خاک آستانہ ہے اے جبین نیاز کیا کہنا

مرغ دل کو اسیر کر ڈالا دام زلف دراز کیا کہنا

آکے محمود و تیرے کوچے میں ہے غلام ایاز کیا کہنا

اس ثناء کو تیری غلامی نے
کر دیا سرفراز کیا کہنا

نعت شریف

لوح پر لکھی گئی توقیر ختم المرسلین
انبیاء کرتے رہے تشہیر ختم المرسلین

حشر تک کرتے رہیں گر جنّ و انسان و ملک
ہو نہیں سکتی بیان توقیر ختم المرسلین

ہیں انھیں کے نور سے روشن زمین و آسماں
فرش سے تا عرش ہے تنویر ختم المرسلین

مالک و مختار ہیں اللہ کی ہر چیز کے
ہر جگہ سمجھو کہ ہے جاگیر ختم المرسلین

حشر میں شان رسالت دیکھ کر پچھتائیں گے
ہیں یہاں جو منکر توقیر ختم المرسلین

یہ محفی الفت ہوگئے واصل بحق حضرت بلال
جبکہ فرقت میں پڑھی تکبیر ختم المرسلین

شکل نورانی میں حال و قال میں آئینہ دار
شہر و شبیر ہیں تصویر ختم المرسلین

کون شاہد ہے بجز اللہ کے اسریٰ کی شب
جو ہوئی تھی عرش پر تقریر ختم المرسلین

لوٹ کر جب تک نہ آئے عرش سے ہلتی رہی
ہجر میں بےچین تھی زنجیر ختم المرسلین

گرچہ ہیں تفسیر قرآنی بہت لیکن شنا
نص قرآں ہے جو ہے تفسیر ختم المرسلین

نعت شریف

زباں پر جب محمد مصطفےٰ کا نام آتا ہے انگوٹھے چومتا ہوں قلب کو آرام آتا ہے

کوئی بزم رسالت میں جو تشنہ کام آتا ہے مۓ توحید کا پینے کو اس کے جام آتا ہے

بوقت مولد حضرت یہی آواز آتی تھی مبارک آمنہ کو بانی اسلام آتا ہے

وہ توحید و رسالت کا علمبر دار مکہ میں مٹانے بت پرستوں کا خیال خام آتا ہے

رواں ہوتا ہے جو مکہ مدینے کو عقیدت سے وہ خوش انجام جاتا ہے وہ خوش انجام آتا ہے

نبی کا نام بھی صلی علی کیا اسم اعظم ہے خدا کے بعد کلمے میں محمد نام آتا ہے

نبی ہو یا ولی حاجی ہو کوئی یا کہ عاصی ہو محمد کا توسل ہر کسی کے کام آتا ہے

نبی کیواسطے روح الامیں آئے وحی لیکر ولی کیواسطے اللہ کا الہام آتا ہے

مجھے خدمت میں آتا دیکھ کر حضرت نے فرمایا وہ دیکھو پا بہ جولاں بندہ بے دام آتا ہے

ثناء مایوس کیوں ہوتا ہے دربار رسالت سے
بہت جلدی بلانے کا تجھے پیغام آتا ہے

نعت

حسین و خوبرو خیر البشر سے نہیں گذرا دو عالم کی نظر سے
بشر افضل نہیں خیر البشر سے یہ ثابت ہوگیا شق القمر سے
اُسے دیکھو عقیدت کی نظر سے جو آیا ہے مدینے کے سفر سے
وہ گرجاتا ہے اچھوں کی نظر سے جو ہٹ جاتا ہے تیری رہ گذر سے
مری فریاد ہے اس دادگر سے جو سب کو دیکھتا ہے اک نظر سے
ترے کوچے میں جسکی عمر گذری کہاں جائے وہ تیرے پاک در سے
مدینہ ہے مرا کعبہ یہی ہے عقیدت ہے مجھے مرشد نگر سے
نہیں ہے مجھکو ساغر کی ضرورت پلا دیتے ہیں وہ اپنی نظر سے
شمار اپنے گناہوں کا کیا جب گرے اشک ندامت چشم تر سے
مری دنیا مری عقبیٰ سنبھالو مری بگڑی بنادو اک نظر سے
چلا چل ہے یہی راہ ھدایت جو مستثنیٰ ہے ہر خوف و خطر سے
خدا نے دی ہے جو عزت وہ ہرگز نہیں ہوتی ہے حاصل سیم و زر سے
خدا نے دہر کی تاریکیوں میں اُجالا کر دیا شمس و قمر سے
بلانے کی اگر سمجھیں ضرورت ثناء کو آکے لیجائیں وہ گھر سے

ثناء کو جو ضرورت پیش آئی
وہ پوری ہوگئی مرشد کے در سے

نعت شریف

اُس کی ثنا نہ کیوں سر محفل ثنا کرے
توصیف جس کی شافع روز جزا کرے

انساں کا منہ ہے کیا صفت مصطفیٰ کرے
وصف رخ حضور رسالت خدا کرے

لازم ہے اہل دیں کو یہی التجا کرے
اللہ مصطفیٰ کی محبت عطا کرے

محبوب کبریا ہے یقیناً وہی بشر
ہر وقت جو ثنائے حبیب خدا کرے

دیکھیں وہ یا نہ دیکھیں انھیں اختیار ہے
دیکھیں نبیؐ کو ہم سر محشر خدا کرے

ظلمتکدہ بھی اپنا منور ہو اے خدا
ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے

صدیق سا جہاں میں نہ تھا اور نہ ہے نہ ہو
سب کچھ فدا جو راہ حبیب خدا کرے

ہر انتشار دور دل کو سکون ہو
آسان میری مشکلیں مشکلکشا کرے

جس کو خدائے پاک کی درکار ہو رضا
ہر دم ثنائے سرور ہر دوسرا کرے

قرآں میں جب بیاں ہے حبیب خدا کی نعت
مدح حبیب حق کو بیاں کیا ثنا کرے

نعت شریف

سلام اُس پر جو صدیوں تک رہا پردہ نشیں ہوکر
رہا قندیل میں برسوں جو نور اولیں ہو کر
سلام اُس پر جو آیا رحمۃ اللعالمین ہو کر
سلام اُس پر جو پہنچا عرش پر مسند نشیں ہو کر
سلام اُس پر جو آیا دونوں عالم کا حسیں ہوکر
حسیں جانِ حسیں محبوب رب العالمیں ہو کر
خدا کے برگزیدہ حق رسید ہیں وہی بندے
رہے دنیا میں جو پابند قرآن مبیں ہو کر
تمہارا حال کیا ہوگا بشر جن کو سمجھتے ہو
وہ جب محشر میں آئیں گے شفیع المذنبیں ہوکر
تجلی ہے انھیں کے نور کی خورشید وانجم میں
چمکتا ہے انھیں کا نور مطلق چودھویں ہو کر
بشارت ہر نبیؑ نے اپنی امت کو یہ پہنچائی
محمد مصطفیٰ آئیں گے ختم المرسلیں ہو کر
شب معراج میں جس جا محمد مصطفےٰ پہنچے
نہ پہنچے اُس جگہ جبریل بھی روح الامیں ہو کر
مقام قاب قوسین و دنیٰ تنہا گئے حضرت
ملے اللہ سے باتیں ہوئیں خلوت نشیں ہو کر

ثنا زنجیر در ہلتی رہی پانی نہیں سوکھا
رسول اللہ واپس آگئے عرش بریں ہوکر

منقبت شریف

بیاں کیونکر ہوں اوصاف خصال حضرت مرشد
کہ وہ لاریب ہیں خود امتثال حضرت مرشد
اُسی ذات مقدس کا تصور ہے نگاہوں میں
شبیہ غوث آعظم ہے جمال حضرت مرشد
زہے دربار شاہانہ زہے بزم فقیرانہ
نہیں دنیائے عرفاں ہیں مثال حضرت مرشد
نگاہ لطف سے سارے جہاں کو کرلیا مائل
ہے فیضان جہانگیری کمال حضرت مرشد
تصدق ہے جہاں اس شمع رخ پر مثل پراوانہ
وصال غوث آعظم ہے وصال حضرت مرشد
جیوں تو یاد مرشد میں مروں تو یاد مرشد میں
جدا ہرگز نہ ہو مجھ سے خیال حضرت مرشد
طلب میں نے کیا جو کچھ ملا وہ غیب سے مجھکو
بیاں ہو کس طرح جودو نوال حضرت مرشد
ہے کس کو تاب نظارہ جو دیکھے دبدبہ ان کا
جلال غوث آعظم ہے جلال حضرت مرشد
اُسی کی روشنی دن میں اُسی کی چاندنی شب میں
ہیں خورشید و قمر عکس جمال حضرت مرشد
الٰہی تا ابد اس نسبت عالی کو قائم رکھ
رہیں سب شاد و خرم نونہال حضرت مرشد
ثنا کو خواہش جنت نہ ذوق باغ رضوان ہے
نگاہوں میں ہے حسن لازول حضرت مرشد

منقبت شریف

مصطفیٰ جیسی ہے سیرت پیر کی
مرتضیٰ جیسی ہے صورت پیر کی

ہے عیاں کثرت میں وحدت پیر کی
ہے نہاں جلوت میں خلوت پیر کی

جان و دل سے پیر کی خدمت کرو
ملتی ہے خدمت سے قربت پیر کی

پیر کی قربت ملی عظمت ملی
مل گئی عظمت سے نسبت پیر کی

پیر کی نسبت سے ملتا ہے خدا
ہے خدا والوں کو چاہت پیر کی

اہل سنت ہی میں ہیں وہ اولیاء
جنکی نظروں میں ہے عزت پیر کی

چور کو ابدال دم میں کر دیا
ایسی ہوتی ہے کرامت پیر کی

جب ضرورت پیش آئی دیکھ لی
دل کے آئینے میں صورت پیر کی

وہ یقیناً ہوگیا مقبول رب
ہوگئی جس پر عنایت پیر کی

سب مرادیں اس کو حاصل ہوگئیں
جس کے دل میں ہے محبت پیر کی

اس کو رستا خیز کا خطرہ نہیں
جس کو حاصل ہے حمایت پیر کی

اس سے لغزش ہو نہیں سکتی کبھی
جس کے دل پر ہے حکومت پیر کی

ہر مصیبت سے بچائیگی تمھیں
یاد کو سمجھو غنیمت پیر کی

ہیں جو سجادہ نشیں لیاقت حسین
ان سے ظاہر ہے حقیقت پیر کی

وہ مدینے میں ہوئے واصل بحق
تھی نمایاں جن سے خدمت پیر کی

پا کے خدمت کا شرف احمد حسن
کر گئے دنیا میں شہرت پیر کی

مولوی فضل رسول آسی پیا
خوب کرتے ہیں یہ مدحت پیر کی

رحم فرما اے خدا ابرار پر
جس کو ہے بچپن سے الفت پیر کی

دیکھ کر ابرار پر لطف و کرم
خلق دیکھے شان عظمت پیر کی

ہے ثناء کا اب امیروں میں شمار
مل گئی ہے اس کو دولت پیر کی

منقبت شریف

دلبر شاہ عنایت حضرت شاہ حسن
ہیں شہنشاہ ولایت حضرت شاہ حسن

آئینہ برکف کرامت حضرت شاہ حسن
پیکر رشد و ہدایت حضرت شاہ حسن

محرم راز شریعت حضرت شاہ حسن
شمع انوار طریقت حضرت شاہ حسن

زندگی بھر روز و شب جاری رہا قائم رہا
آپ کا شغل عبادت حضرت شاہ حسن

آپ کی شان فقیری میں ہے شان خسروی
ہے عیاں جود و سخاوت حضرت شاہ حسن

ہر مرید خوش عقیدہ یہ سمجھتا ہے کہ بس
مجھ سے کرتے ہیں محبت حضرت شاہ حسن

آپ کے کشف وکرامت کی جہاں میں دھوم ہے
ہے زمانہ محو حیرت حضرت شاہ حسن

ہر غلام آستانہ آپ کی صحبت سے ہے
فائز اوج ولایت حضرت شاہ حسن

اہلِ دیں اہلِ نظر اہلِ جہاں بالاتفاق
آپ کی کرتے ہیں عزت حضرت شاہ حسن

ہو بڑا کتنا ہی نقصان پر نہیں ہے آپ کی
بددعا کرنے کی عادت حضرت شاہ حسن

آپ کرتے تھے فقیروں سے محبت دل میں تھا
عشق سلطان رسالت حضرت شاہ حسن
آپ کا سایہ رہے سر پر ستا سکتی نہیں
گرمئ مہر قیامت حضرت شاہ حسن
اب دعا فرمائیے رکھتی ہے ہر دم بیقرار
فرط عصیاں کی ندامت حضرت شاہ حسن
عمر گذرے آپ کے احکام کی تکمیل میں
ہو عطا ذوق اطاعت حضرت شاہ حسن
آپ کے دربار کا جاروب کش بنکر رہوں
آپ گر دے دیں اجازت حضرت شاہ حسن
دیکھتے ہیں دیکھنے والے مزار پاک پر
آپ کے جلووں کی کثرت حضرت شاہ حسن
آپ کے عرس مبارک میں ہزاروں زائرین
آئے ہیں بہر زیارت حضرت شاہ حسن
آناجانا ہندوپاکستان کی تقسیم سے
بن گیا ہے اک قیامت حضرت شاہ حسن

فکر کیا ہے پیش داور تیری بخشش کیلئے
اے ثنا دیں گے شہادت حضرت شاہ حسن

منقبت شریف

ماہ کنعاں یوسف ثانی حسن　　پیر پیراں پیر لاثانی حسن

پیشوائے عارفاں و کاملاں　　برگزیدہ شاہ جیلانی حسن

کیجئے مجھ پر عناعت کی نظر　　اے رضا کے دلبر و جانی حسن

ہو شبیہ پاک کی تعریف کیا　　ماسوا تصویر لاثانی حسن

تاجور مسند نشین اولیا　　افسر شاہی و سلطانی حسن

بیکسوں کے دلکشا مشکلکشا　　غمزدوں کے راحت جانی حسن

آشنا و رازداں مصطفےٰ　　محرم اسرار یزدانی حسن

سجدہ ریزی کے لئے ہے منتظر　　آستاں پر میری پیشانی حسن

مشکلوں کا خاتمہ بالخیر ہو　　از برائے شیر یزدانی حسن

آپ کے دم سے ہے بھنیسونڈی شریف　　مرکز ارباب عرفانی حسن

آپ کی درگاہ کا ادنیٰ گدا　　کررہا ہے منقبت خوانی حسن

فضل بے حد سے شنا کو بھی ملے
فضل مولا فضل ربانی حسن

منقبت شریف

اے مرشدمن شاہ حسن ماہ لقا ہو
تم آئینہ حسن رسولؐ دوسرا ہو

تم شاہ عنایت کی محبت میں فنا ہو
تم صورت و سیرت میں شہنشاہ رضا ہو

تم کاشف گنجینہ اسرار خدا ہو
تم وارث دین شہ لولاک لما ہو

بندے ہو مگر بندہ تسلیم و رضا ہو
تم ظل نبیؐ خاصۂ خاصاں خدا ہو

تم اپنی حقیقت میں خدا جانے کہ کیا ہو
تم کو وہی جانے کہ جو واصل بخدا ہو

دولت میں امیروں سے بھی افضل وہ گدا ہو
تم ہنس کے اگر کہدو بھکاری کا بھلا ہو

تائب کیا لاکھوں کو مسلماں بنایا
تم ہادی دیں رہبر مخلوق خدا ہو

تم جسکو نہ چاہو اسے ٹھکرا دے دنیا
وہ بندہ درگاہ بنے تم جسے چاہو

ہے آخری بس ایک تمنا سگ در کی
جاں حزیں قدموں میں فنا وقت قضا ہو

ہر چند کہ کوشش کرے کامل نہیں نبتا
جس کو شہ بغداد کی حاصل نہ رضا ہو

دربار نبیؐ میں شرف آستان بوسی
مل جائے شتا کو بھی تمہاری جو دعا ہو

منقبت شریف

راز دار خدا یا حسن آپ ہیں   نائب مصطفےٰ یا حسن آپ ہیں

حق نگر حق نما یا حسن آپ ہیں   دین حق پر فدا یا حسن آپ ہیں

سیرت مصطفےٰ یا حسن آپ ہیں   صورت مرتضیٰ یا حسن آپ ہیں

شان لطف و عطا یا حسن آپ ہیں   جان صبر و رضا یا حسن آپ ہیں

بحر جودو سخا یا حسن آپ ہیں   حامئ ہر گدا یا حسن آپ ہیں

ظل شاہ رضا یا حسن آپ ہیں   صدر بزم صفا یا حسن آپ ہیں

سب کے مشکلکشا یا حسن آپ ہیں   دافع ہر بلا یا حسن آپ ہیں

حسن میں آپ کا کوئی ثانی نہیں   دلبر و دلربا یا حسن آپ ہیں

ہیں عنایت حسن شاہ پیر آپ کے   ان کی ہر اک ادا یا حسن آپ ہیں

ہیں لیاقت حسین آپ کے جانشین   ان میں جلوہ نما یا حسن آپ ہیں

حشر تک پائیں گے قادری روشنی   شمع غوث الوریٰ یا حسن آپ ہیں

خواجہ اجمیر کا جگمگاتا ہوا   اک دیا پر ضیا یا حسن آپ ہیں

سلسلہ عالیہ قادری ہے مگر   مشرب بوالعلا یا حسن آپ ہیں

لاج رکھنا مرے دین و ایمان کی   مرشد و رہنمایا حسن آپ ہیں

بے ثناء دل شکستہ غلام آپ کا   اس کے دل کی دوا یا حسن آپ ہیں

منقبت شریف

نازش بزم کون و مکاں آپ ہیں
یا حسن بے نشاں کا نشاں آپ ہیں
پیر کامل ہیں شیخ زماں آپ ہیں
گنج اسرار کے رازداں آپ ہیں
مصدر مجلس عارفاں آپ ہیں
دین سرور کی روح رواں آپ ہیں
اہل بیت مبارک پہ دل؛ سے فدا
آل سادات کے قدر داں آپ ہیں
یاد حق میں فنا ہو کے پائی بقا
سرمدی آپ ہیں جاوداں آپ ہیں
جو لگا کر گئے خواجہ خواجگاں
اس گلستان کے باغباں آپ ہیں
قادری رنگ کی چشتیہ جام سے
مے پلاتے ہیں پیر مغاں آپ ہیں
مجھکو جلوہ دکھا کر نہاں ہوگئے
ڈھونڈھتی ہیں نگاہیں کہاں آپ ہیں
ابتدا ہی سے حق نے ولی کردیا
مرشدی ایسے صاحب قراں آپ ہیں

اُس کا دل نور سے کیوں منور نہ ہو
جس کے ہر وقت ورد زباں آپ ہیں
مشکلیں اُس کی آساں ہوتی رہیں
جس پہ ہوتے رہے مہرباں آپ ہیں
آپ سے ہم کو کیف محبت ملا
راحت قلب و تسکیں جاں آپ ہیں
درد مندوں یتیموں کے فریاد رس
مونس و غمگسار جہاں آپ ہیں
عرس میں جس قدر آئے ہیں زائرین
سب یہ مہمان ہیں میزباں آپ ہیں
شان حسنی عزیزی ملی آپ کو
ان کی مسند پہ منے میاں آپ ہیں
بس یہ لکھ کر ثنا نے قلم رکھ دیا
کہ بہر د صف شایان شاں آپ ہیں
بہر

منقبت شریف

صدر بزم عارفاں خواجہ حسن
سرگروہ عاشقاں خواجہ حسن

بے نشاں کا ہیں نشاں خواجہ حسن
وارث پیغمبراں خواجہ حسن

فاطمہ زہرہ کے ہیں لخت جگر
ہیں نبیؐ کے راز داں خواجہ حسن

آپ کے وابستگاں خواجہ حسن
ہیں گدائے آستاں خواجہ حسن

ان کے جلوے دل کے آئینے میں ہیں
گو بظاہر ہیں نہاں خواجہ حسن

بارش انعام رحمت ہوگئی
ہوگئے جب مہرباں خواجہ حسن

ہے بہشتؔ آثار بھنسونڈی شریف
ہیں گل باغ جناں خواجہ حسن

مولوی فضل رسول آسی پیا
آپ کے ہیں مدح خواں خواجہ حسن

ہیں میاں یسین صادق بیگماں
شاعر شیریں زباں خواجہ حسن

کارہائے دین میں ہیں پیش پیش
سیٹھ احمد بیگماں خواجہ حسن

ہر صفت سے متصف ہیں باکمال
حضرت منّےؔ میاں خواجہ حسن

اولیاء اللہ دیکھے پر نہ دیکھیں ایک میں
آپ جیسی خوبیاں خواجہ حسن

تجھ کو مئے کی کیا کمی ہے اے ثنا
ہیں ترے پیر مغاں خواجہ حسن

منقبت شریف

زہے وقار زہے احترام شاہ حسن　　مقام قرب خدا ہے مقام شاہ حسن

صفائے قلب کا سامان ہے اسم آعظم ہے　　زبان اہل صفا پر ہے نام شاہ حسن

ہے بات بات کلام مجید کی تفسیر　　حدیث علم و عمل ہے کلام شاہ حسن

غلام پیر سے پیران پیر تک پہنچا　　غلام شاہ رسل ہے غلام شاہ حسن

یہی جناں یہی کعبہ یہی مدینہ ہے　　یہی وہ دل ہے جہاں ہے قیام شاہ حسن

بہشتّ معرفت حق ہے اہل باطن کو　　یہ آستانہ یہ دارالسلام شاہ حسن

بلائیں ٹلتی ہیں ہوتی ہیں مشکلیں آساں　　مرید لیتے ہیں جس وقت نام شاہ حسن

ہے اتباع شریعت علامت ایماں　　ہر اہل ذوق سے ہے یہ پیام شاہ حسن

بنے ہیں شاہ لیاقت حسین سجادہ　　ملا ہے ان کو معلّی مقام شاہ حسن

اگرچہ بزم میں مدحت سرا ثنا ہے مگر
سرنیاز ہے صرف سلام شاہ حسن

منقبت شریف

مرحبا عزت و احترام آپ کا　　قرب رب العلا ہے مقام آپ کا
اولیاء کرتے ہیں احترام آپ کا　　کیونکہ بالا ہے ان میں مقام آپ کا
ہے زمانے میں مشہور نام آپ کا　　دل سے شیدا ہے ہر خاص و عام آپ کا
ابتداء ہی سے ہے فیض عام آپ کا　　ہے غلامی میں خوش ہر غلام آپ کا
روز رہتا ہے گردش میں جام آپ کا　　کوئی میکش نہیں تشنہ کام آپ کا
ہے پیام نبیؐ ہر پیام آپ کا　　ہے کلام خدا ہر کلام آپ کا
اس کو عین عبادت سمجھتا ہوں میں　　دل میں ہو یاد رب لب پہ نام آپ کا
جو یہاں آگیا وہ امن میں رہا　　آستانہ ہے دارالسلام آپ کا
نور عرفاں سے سینہ منور ہوا　　جب سے دل میں ہوا ہے قیام آپ کا
آپ کے نام پر جان قربان ہے　　آپ آقا مرے میں غلام آپ کا
مشکلیں حل ہوئیں آفتیں ٹل گئیں　　کام بگڑے بناتا ہے نام آپ کا
جس کو نسبت ملی شاد کامی ملی　　ہے مرید ہر جگہ شاد کام آپ کا
سب مریداں حسنی عزیزی ہیں خوش　　سب پہ یکساں کرم ہے مدام آپ کا
سب سمجھتے ہیں صوفی میاں آپ کو　　کوئی سمجھا نہ اعلیٰ مقام آپ کا

شہ لیاقت حسن عرف منے میاں　　دل سے انجام دیتے ہیں کام آپ کا

ہیں جو مشہور مولانا آسی پیا　　گیت گاتے ہیں ہر صبح و شام آپ کا

حاجی[نمبر۱] احمد میاں جان[نمبر۲] مخصوص ہیں　　عرس کرنے میں با احترام آپ کا

ہو عنایت نوازش کرم کی نظر

یہ ثناء بھی ہے ادنیٰ غلام آپ کا

نمبر۱ حاجی احمد حسن شاہ
بریلوی ثم بمبئی

نمبر۲ میاں جان فرید پوری
سرکاری لنگری

منقبت شریف

اعلیٰ سے اعلیٰ عظمت عبدالعزیز ہے
بالا سے بالا رفعت عبدالعزیز ہے
اچھی سے اچھی صورت عبدالعزیز ہے
ہر دلعزیز سیرت عبدالعزیز ہے
ہر ایک بشر کو الفت عبدالعزیز ہے
ہر ایک کے دل میں عزت عبدالعزیز ہے
ان کو خدا نے مرتبہ اعلیٰ عطا کیا
جس جس نے پائی صحبت عبدالعزیز ہے
وہ ہیں خدا کے فضل سے مقبول بارگاہ
جن جن کو فیض قربت عبدالعزیز ہے
شایان شان آپ کو سجادگی ملی
دل میں مرے عقیدت عبدالعزیز ہے
ہوکر شہید پایا شہادت کا مرتبہ
بیدار کتنی قسمت عبدالعزیز ہے
گدی نشیں جناب لیاقت حسین کو
حاصل مقام حضرت عبدالعزیز ہے
مرشد کی بارگاہ میں مقبول ہو ثنا
تونے لکھی جو مدحت عبدالعزیز سے

منقبت شریف

جو بصدق و صفا آپ کا بن گیا ... مصدر مجلس اولیاء بن گیا
رہبری آپ نے جس کی فرمائی وہ ... رہنما بن گیا پیشوا بن گیا
مرکز زہد و تقویٰ ہے یہ آستاں ... جو یہاں آگیا پارسا بن گیا
نعمتیں دین و دنیا کی سب مل گئیں ... آپ کے در کا ر جو بھی گدا بن گیا
دلبری آپ کی جس کو حاصل ہوئی ... رفتہ رفتہ وہی دلربا بن گیا
جو مرید آپ کا بن گیا پھر وہی ... شکل و صورت میں بھی آپ سا بن گیا
میں تو کچھ بھی نہ تھا ہے تعجب مجھے ... ان کی نسبت سے میں کیا سے کیا بن گیا
خواجہ اجمیر جب ہند میں آگئے ... سب غریبوں کا اک آسرا بن گیا
دین اسلام کی جس نے تبلیغ کی ... کشتی دین کا نا خدا بن گیا
حاجی احمد نے بیحد نوازا اُسے ... جو حسن شاہ کا مبتلا بن گیا
آپ کی جس پہ نظر عنایت ہوئی ... پیر کامل بنا باخدا بن گیا

ہے ثناء پر کرم ہی کرم آپ کا
آپ کا جب سے مدحت سرا بن گیا

حاجی احمد حسن شاہ
بریلوی ثم بمبئی

منقبت شریف

مظہر شان خدا ہیں حضرت شاہ حسن — راز دار کبریا ہیں حضرت شاہ حسن
عاشق خیرالوریٰ ہیں حضرت شاہ حسن — حق رسیدہ حق نما ہیں حضرت شاہ حسن
نورچشم مرتضیٰ ہیں حضرت شاہ حسن — جان جاں فاطمہ ہیں حضرت شاہ حسن
سرگروہ اتقیا ہیں حضرت شاہ حسن — عارفوں کے پیشوا ہیں حضرت شاہ حسن
تاجدار اصفیا ہیں حضرت شاہ حسن — صدر بزم اولیاء ہیں حضرت شاہ حسن
رہبر خلق خدا ہیں حضرت شاہ حسن — ہادی راہ ہدیٰ ہیں حضرت شاہ حسن
پیکر صدق و صفا ہیں حضرت شاہ حسن — صاحب صبر و رضا ہیں حضرت شاہ حسن
مخزن حلم و حیا ہیں حضرت شاہ حسن — متقی و پارسا ہیں حضرت شاہ حسن
بیکسوں کا آسرا ہیں حضرت شاہ حسن — غمزدہ دل کی صدا ہیں حضرت شاہ حسن
ناتوانوں کا عصاہیں حضرت شاہ حسن — ڈوبتوں کے ناخدا ہیں حضرت شاہ حسن
حامی ہر بے نوا ہیں حضرت شاہ حسن — درد مندوں کی دوا ہیں حضرت شاہ حسن
قبلہ وکعبہ مکرم محترم روشن ضمیر — مرحباصد مرحبا ہیں حضرت شاہ حسن
آپ محبوب صحابہ ہیں محب اہل بیت — جان نثار مصطفےٰ ہیں حضرت شاہ حسن
جس پہ کی عینی توجہ قلب روشن ہوگیا — کور باطن کی ضیا ہیں حضرت شاہ حسن
آپ کے حلقہ بگوشوں میں لبفضل کروگار — کاملین و حق رسا ہیں حضرت شاہ حسن
مانگنے کو بھیک آتے ہیں در اقدس پہ سب — آپ کے جتنے گدا ہیں حضرت شاہ حسن
چشم باطن سے اگر دیکھو تو آجائیں نظر — ہر جگہ جلوہ نما ہیں حضرت شاہ حسن
آپ کے دربار عالی سے ہمیں سب کچھ ملا — آپ دریائے سخا ہیں حضرت شاہ حسن
اے ثناء کیا غم تجھے تیری حمایت کیلئے — ہیں شہنشاہ رضا ہیں حضرت شاہ حسن

منقبت شریف

نظر میں جمال عنایت حسن ہے ہمہ وقت حال عنایت حسن ہے
اگر دیکھنا ہے بصیرت سے دیکھو عیاں ہر کمال عنایت حسن ہے
میں ان کی نگاہ عنایت کے قرباں کرم لازوال عنایت حسن ہے
لگاتے ہیں آنکھوں میں اہل عقیدت جو خاک نعال عنایت حسن ہے
شریعت طریقت کی تبلیغ کرنا یہی قیل و قال عنایت حسن ہے
وہ ہے شاد آباد دونوں جہاں میں کہ جو پائمال عنایت حسن ہے
سراپا جناب محمد حسن کا ہمہ حسب حال عنایت حسن ہے

سعادت ہے تیری ثنا تیرے دل میں
مبارک خیال عنایت حسن ہے

قطعہ

بس گئی ہے جس کے دل میں الفت شاہ حسن
اس کو حاصل ہوگئی ہے قربت شاہ حسن
اے ثنا کافی ہے تیرے بخشوانے کے لئے
روز محشر پیش داور نسبت شاہ حسن

منقبت شریف

تاجدار ولایت عنایت حسن　　آفتاب ہدایت عنایت حسن

بلبل باغ وحدت عنایت حسن　　شان حسن کرامت عنایت حسن

نام نامی میں اکسیر کا ہے اثر　　کیمیائے سعادت عنایت حسن

نام لیتے ہی فوراً بلا ٹل گئی　　دافع رنج وکلفت عنایت حسن

کامل الاولیاء اکمل الاصفیا　　باب فیضان رحمت عنایت حسن

پیشوائے زماں رہنمائے جہاں　　مقتئی دین و ملت عنایت حسن

واقف راز توحید و دین نبی　　رازدار حقیقت عنایت حسن

مہر صبر و رضا متقی پارسا　　صدر بزم شریعت عنایت حسن

پیر و دین حق خسر و دین حق　　حامی اہل سنت عنایت حسن

بیکسوں درد مندوں کے فریاد رس　　کان جودو سخاوت عنایت حسن

آپ کیا مل گئے بالیقیں مل گئی　　دونوں عالم کی دولت عنایت حسن

نزع میں ہو مرے سامنے آپ کی　　حق نما پیاری صورت عنایت حسن

ماہ شوال کی چوتھی تاریخ کو　　کر گئے آپ رحلت عنایت حسن

فضل رب کا طلبگار ہوں آپ سے　　میں بروز قیامت عنایت حسن

دست بستہ ثناء عرض پرواز ہے
ہو نگاہ عنایت عنایت حسن

منقبت شریف

عاشق کبریا عنایت حسن ‏ نائب مصطفیٰ عنایت حسن

اشرف الاولیاء عنایت حسن ‏ وارث الانبیاء عنایت حسن

دلبر و دلربا عنایت حسن ‏ مہ جبیں مہ لقا عنایت حسن

ناخدا یاخدا عنایت حسن ‏ رہبر و رہنما عنایت حسن

ناتواں کا عصا عنایت حسن ‏ حامئی ہر گدا عنایت حسن

شان مشکلکشا عنایت حسن ‏ جان غوث الورا عنایت حسن

از پئے بوالعلا عنایت حسن ‏ کردو سب کا بھلا عنایت حسن

ہو حضوری عطا عنایت حسن ‏ مضطرب ہے گدا عنایت حسن

مصدر مجلس جہانگیری ‏ جانشین رضا عنایت حسن

سجدہ گاہ رہ طریقت ہیں ‏ آپ کے نقش پا عنایت حسن

قبلہ راحت میاں میں نظر آئی ‏ آپ کی ہر ادا عنایت حسن

ہیں فصاحت حسن شاہ سرتاپا ‏ آپ کا آئینہ عنایت حسن

حضرت محمد حسن شاہ نے جانا ‏ آپ کا مرتبہ عنایت حسن

رکھ ثناء گر ہے قرب کا طالب
ورد صبح و مسا عنایت حسن

منقبت شریف

ہو بیاں تعریف کیا اس پیر عالی شان کی
جس کی ہر ہر بات ہی تفسیر ہو قرآن کی
مستند سید تھے آل فاطمہ بنت رسول
دل میں تھی عظمت ابوبکر و عمر عثمان کی
آستانہ آپ کا چٹگام مرزا کھیل میں ہے
ہے مگر شہرت جہاں میں آپ کے فیضان کی
آپ کے مرشد ہیں امداد علی بھاگلپوری
جنکی شکل پاک مظہر ہے خدا کی شان کی
مرشد کامل نے بخشا ہے جہانگیری لقب
کیوں نہ شہرت ہو جہاں میں مخلص الرحمان کی
ہے عطائے رب خطاب غیب شیخ العارفین
اللہ اللہ شان ہے کیا آپ کے عرفان کی
سنت نبوی کا فرماتے ہمیشہ احترام
دین کی خاطر کبھی پروا نہ کرتے جان کی
دین کی زینت ہمیشہ آپ فرماتے رہے
آپ نے نہریں بہا دیں جا بجا عرفان کی
جوہر ہر دل عزیزی آپ کی طینت میں تھا
قدر دانی دل سے فرماتے ہر اک انسان کی
آپ کی ادنیٰ توجہ سے ولی کامل ہوئے
آپ نے تلقین فرمائی سدا قرآن کی
حاضر و ناظر یہاں تک ہیں کبھی ہوتی نہیں
دسترس ان کے غلاموں پر کبھی شیطان کی
اے ثناء جائے ادب ہے با ادب ہو کر پڑھو
منقبت ہے یہ محمد مخلص الرحمن کی

منقبت شریف

کعبۂ دل قبلۂ ایمان شیخ العارفین
نجم احساں مخلص الرحمن شیخ العارفین

اے مرے آقا مرے سلطان شیخ العارفین
میرے مولا سید ذیشان شیخ العارفین

ہیں مرا دل اور میری جاں شیخ العارفین
میں ہوں سو سو جاں سے قربان شیخ العارفین

اللہ اللہ وہ خطاب غیب پایا آپ نے
جو ہے عالیشان کے شایان شیخ العارفین

لاج محشر میں ہماری آپ ہی کے ہاتھ ہے
پر خطر ہے حشر کا میدان شیخ العارفین

آپ کا در مل گیا جسکو مقدر کھل گیا
مغفرت کا ہو گیا سامان شیخ العارفین

آستان پاک کی وہ شان عالیشان ہے
جس پہ گھستے ہیں جبیں سلطان شیخ العارفین

حضرت امداد علی بھاگپوری کا واسطہ
میری مشکل کیجئے آسان شیخ العارفین

آپ ہیں آل رسول پاک کے چشم و چراغ

نور عین حیدر ذیشان شیخ العارفین

بندگان حضرت شاہ حسن پر آپ کا

ہے کرم بے حد بڑا احسان شیخ العارفین

صدقہ لخت دل جناب شاہ عبدالحیٔ کا

ہو عطا اک ساغر عرفان شیخ العارفین

اے شہنشاہ جہانگیر آپ کی کیا شان ہے

بحر عرفان چشمہ فیضان شیخ العارفین

سگ بدر گاہ جہانگیری تجھے کہدیں شنا

بس یہی رکھیں تری پہچان شیخ العارفین

شیخ العارفین مولانا محمد مخلص الرحمن

منقبت شریف

آپ ہیں ذیشان فخرالعارفین عارفوں کی جان فخرالعارفین

صورت انسان فخر العارفین سیرت رحمان فخرالعارفین

والد ماجد ہیں قبلہ آپ کے مخلص الرحمان فخرالعارفین

ہو عنایت کی نظر بہر رضا اے حسن کی جان فخرالعارفین

معدن جودوکرم لطف و عطا قلزم فیضان فخرالعارفین

نام لیتے ہی تمہارا ہوگئیں مشکلیں آسان فخرالعارفین

جاگتے سوتے رہے ورد زباں دم بدم ہر آن فخرالعارفین

جان و دل ہے اور جملہ کائنات آپ پر قربان فخرالعارفین

آپ کے دم سے دوبالا ہوگئی صوفیوں کی شان فخرالعارفین

بن گیا انسان جس نے پی لیا ساغر عرفان فخرالعارفین

ہیں ثنا اہل عقیدت کیلئے
قبلہ ایمان فخرالعارفین

فخرالعارفین: مولانا محمد عبدالحیٔ

منقبت شریف

ولی یگانہ جہانگیر چشتی ہیں قطب زمانہ جہانگیر چشتی
ہے عرفاں کی دولت خدا کی ہے نعمت تمہارا خزانہ جہانگیر چشتی
ہے قبلہ کا کعبہ ورد متداں ترا آستانہ جہانگیر چشتی
ترے سر کی دستار دستار عرفاں ہے تاج شہانہ جہانگیر چشتی
ہے عنوان روداد اجمیر و جیلاں تمہارا فسانہ جہانگیر چشتی
مشائخ کو حاصل ہے قرب الٰہی ہو تم اک بہانہ جہانگیر چشتی
ترے کیف باطن کا پر کیف جلوہ ہے خانہ بخانہ جہانگیر چشتی
ہوا لحق ہوا لمصطفٰے کا ہے نغمہ ترا ہر ترانہ جہانگیر چشتی
شرف آفریں خانوادوں کے اندر ہیں شانہ بشانہ جہانگیر چشتی
رہا ہے نہ خالی نہ خالی رہے گا تمہارا نشانہ جہانگیر چشتی
دے تعلیم صوم و صلوٰہ ہم کو ایسی پڑھیں ہم دوگانہ جہانگیر چشتی
مجھے اپنے لنگر سے اب ہو مرحمت مرا آب و دانہ جہانگیر چشتی
مریدوں کو کردو بانداز رحمت حرم کو روانہ جہانگیر چشتی

شعلہ جلوہ گر ہے نگاہوں میں اپنی
رخ مہ و شانہ جہانگیر چشتی

منقبت شریف

فضل خدا سخائے محمد نبی رضا
ہے بے بہا عطائے محمد نبی رضا

راضی ہوں ہر رضائے محمد نبی رضا
ہوں طالب دعائے محمد نبی رضا

مقبول بارگاہ رسالت مآب ہیں
ہیں جان و دل فدائے محمد نبی رضا

سب پر ہے ان کی عین عنایت کرم ہے خاص
جو بھی ہیں آشنائے محمد نبی رضا

ہیں رہبری کے واسطے اہل سلوک کی
کافی نقوش پائے محمد نبی رضا

غازہ سمجھ کے رخ پر ملوں اپنے بار بار
مل جائے خاک پائے محمد نبی رضا

جاہ و جلال رکھتے ہیں شاہوں سے کم نہیں
ہیں تاجور گدائے محمد نبی رضا

سر پر رہے گی حلقہ بگوشوں کے حشر میں
سایہ فگن ردائے محمد نبی رضا

ہے لکھنو میں آپ کی آرام گاہ خاص
ہے چار سو ضیائے محمد نبی رضا

یارب ثنا کی جان میں جب تک کہ جان ہے
کرتا رہے ثنائے محمد نبی رضا

منقبت شریف

آئینۂ جمال ہیں حضرت نبی رضا
تنویرِ ذوالجلال ہیں حضرت نبی رضا

صورت میں بے مثال ہیں حضرت نبی رضا
سیرت میں خوشخصال ہیں حضرت نبی رضا

فرخندہ نیک فال ہیں حضرت نبی رضا
ذی علم و ذی کمال ہیں حضرت نبی رضا

ہوکر فنائے لم یزل ولا یزال میں
ہستی لازوال ہیں حضرت نبی رضا

گلزار مصطفےٰ کے گل نوبہار ہیں
حیدر کے نونہال ہیں حضرت نبی رضا

دلدادۂ حسن ہیں جگر گوشۂ حسین
غوث الورا کی آل ہیں حضرت نبی رضا

ہیں متصف صفات باخلاقِ مصطفےٰ
قرآں کے حسب حال ہیں حضرت نبی رضا

خواجہ کی بارگاہ میں ہیں فائز المرام
قطب و فرید حال ہیں حضرت نبی رضا

نورنگاہ غوث زماں فخر عارفین
عبدالحئی کے لال ہیں حضرت نبی رضا

ہر آن بارگاہ ولایت میں اے ثنا
مقبول ذوالجلال ہیں حضرت نبی رضا

منقبت شریف

سرکار کی رضا ہیں محمد نبی رضاؒ
خوشنودیِ خدا ہیں محمد نبی رضاؒ
سیرت میں مصطفیٰ ہیں محمد نبی رضاؒ
صورت میں مرتضیٰ ہیں محمد نبی رضاؒ
واللہ با خدا ہیں محمد نبی رضاؒ
حق بین و حق نما ہیں محمد نبی رضاؒ
سلطان العارفین ہیں شاہوں کے شاہ ہیں
مرشد ہیں رہنما ہیں محمد نبی رضاؒ
کہتے ہیں ان کو اہل صفا قطب لکھنؤ
آئینہ غوث کا ہیں محمد نبی رضاؒ

خادم کو اپنے فیض سے کرتے ہیں فیضیاب
مخدوم اے ثنا ہیں محمد نبی رضاؒ

منقبت شریف

ہے جہاں میں آشکارا حضرت شاہ رضاؒ
رُتبہ اعلیٰ تمہارا حضرت شاہ رضاؒ

ہے کرم ہم پر تمہارا حضرت شاہ رضاؒ
آپ ہی کا ہے سہارا حضرت شاہ رضاؒ

کیوں پھرے ہو کر تمہارا حضرت شاہ رضاؒ
بندہ در مارا مارا حضرت شاہ رضاؒ

والی ڈھاکہ سلیم اللہ خاں عاشق ہوا
دیکھ کر رُتبہ تمہارا حضرت شاہ رضاؒ

لکھنو میں سجدہ گاہ عارفاں ہے وہ زمیں
ہے جہاں روضہ تمہارا حضرت شاہ رضاؒ

غوث الاعظم خواجہ اجمیر کا آئینہ دار
روئے زیبا ہے تمہارا حضرت شاہ رضاؒ

آپ کی ادنیٰ توجہ سے چمک جائے ابھی
میری قسمت کا ستارا حضرت شاہ رضاؒ

ناز ہوجائے مجھے بھی کاش ہوجائے نصیب
مصحف رُخ کا نظارا حضرت شاہ رضاؒ

مجھکو کافی ہے بروز حشر پیش ذوالجلال

آپ کا ادنیٰ اشارا حضرت شاہ رضاؒ

بندہ درگاہ عالیجاہ بیچارہ ثناؔ

منقبت خواں ہے تمھارا حضرت شاہ رضاؒ

منقبت شریف

ہے میر نجف کا میخانہ یا سیدنا میخانہ ترا
لبریز شراب وحدت سے رہتا ہے سدا پیمانہ ترا
مست مئے چشت و صابر ہے یا میر علا مستانہ ترا
ہے رونقِ بغداد و بصرہ ساقی میخانہ ترا
ہے یاد تری ہر آن مجھے ہے عشق مجھے روزانہ ترا
ہے میری لوح جبیں پہ رقم روداد تری افسانہ ترا
تو میر نجف کا ساقی ہے مئے دے وہ مجھے جو باقی ہے
آباد رہے میخانہ ترا گردش میں رہے پیمانہ ترا
ابرار و مشائخ حاضر ہیں محبوب خدا کے ناظر ہیں
تو خسرو ملک عرفاں ہے دربار ہے یہ شاہانہ ترا
پیراں طریقت کا صدقہ ارباب ولایت کا صدقہ
خالی نہ ترے در سے جائے محروم کرم دیوانہ ترا

دل تاج محل سینہ روشن جلوہ ہے ترا گلشن گلشن
ہر دم ہے شمّا کی آنکھوں میں انداز رخ جانانہ ترا

منقبت شریف

جہاں میں بول بالا ہے مجدد الف ثانی کا
عظیم الشان رتبہ ہے مجدد الف ثانی کا

زمانے بھر میں شہرہ ہے مجددالف ثانی کا
جسے دیکھو وہ شیدا ہے مجدد الف ثانی کا

وہ سر ہے جس میں سودا ہے مجدد الف ثانی کا
وہ دل ہے جس پہ قبضہ ہے مجدد الف ثانی کا

انھیں اللہ کی قربت کا حاصل ہے شرف ہر دم
عیاں جلوہ ہی جلوہ ہے مجدد الف ثانی کا

مدد گار و معاون دین کے مشکل مسائل میں
خدا ہے کملی والا ہے مجدد الف ثانی کا

نہ ہوتے گر یہ پیدا ہم مسلمان بھی نہیں رہتے
مسلمانو یہ صدقہ ہے مجدد الف ثانی کا

دبایا کفر کا غلبہ لگاکر دین کا نعرہ
بڑا نازک زمانہ ہے مجدد الف ثانی کا

مٹایا اکبری دین الٰہی کو تدبر سے
نمایاں کارنامہ ہے مجدد الف ثانی کا

حفاظت دین کی کرنا بچانا کفروبدعت سے
حقیقت میں یہ حصہ ہے مجدد الف ثانی کا

وہ ہے مقبول دریا خداوندی میں جو بندہ
غلام اپنے کو کہتا ہے مجدد الف ثانی کا

چلا ہے نقشبندی سلسلہ صدیق اکبرؓ سے
اسی شجرے میں شجرہ ہے مجدد الف ثانی کا

خدا کے فضل سے جو نقشبندی بوالعلائی ہیں
انھیں حاصل وسیلہ ہے مجدد الف ثانی کا

زیارت گاہ مخلوق خدا سیرہند بھارت میں
بہت مشہور روضہ ہے مجدد الف ثانی کا

الٰہی کر حسین احمد کا حشرونشر ساتھ ان کے
جو ہر دم گیت گاتا ہے مجدد الف ثانی کا

مدد فرمائیں گے میری وہ پیش داور محشر
مجھے کافی سہارا ہے مجدد الف ثانی کا

بڑی شان کریمی ہے بڑی بندہ نوازی ہے
ثنا کے سر پہ سایا ہے مجدد الف ثانی کا

منقبت شریف

کیا شان تمہاری ہے سرکار نظام الدین

صورت بڑی پیاری ہے سرکار نظام الدین

اللہ کا بندہ ہے طالب ہے خدا کا وہ

جو تیرا پجاری ہے سرکار نظام الدین

چوکھٹ پہ تری جاکر ہوتا ہے جو سجدہ وہ

سو سجدوں پہ بھاری ہے سرکار نظام الدین

محبوب الٰہی ہو محبوب خدائی ہو

ہر شان تمہاری ہے سرکار نظام الدین

محتاج و غریبوں کو شاہوں کو فقیروں کو

لنگر ترا جاری ہے سرکار نظام الدین

نازاں ہے مقدر پہ تیرے دراقدس پہ

آتا جو بھکاری ہے سرکار نظام الدین

عصیاں سے ہوں شرمندہ لیکن ہوں ترا بندہ

تو رحمت باری ہے سرکار نظام الدین

جنت کے نظارے ہیں سائے میں تمہارے ہیں

قسمت یہ ہماری ہے سرکار نظام الدین

عاشق ہے شبا تم پہ باصدق و صفاتم پہ

تنوٗ جان سے واری ہے سرکار نظام الدین

منقبت شریف

میں عاشق ہوں میں دیوانہ معین الدین چشتی کا
وہ شمع ہے میں پروانہ معین الدین چشتی کا

شہنشاہ جہاں جس در پہ آکر سر جھکاتے ہیں
وہ ہے دربار شاہانہ معین الدین چشتی کا

جہاں کے قصر و ایواں ہیچ ہیں سب سامنے جس کے
ہے عالیشان کاشانہ معین الدین چشتی کا

مریضان محبت کے لئے دارالشفا ہے یہ
دواخانہ ہے میخانہ معین الدین چشتی کا

ہجوم مے پرستاں ہے عجب مستی الستی ہے
کہ ہے پرکیف پیمانہ معین الدین چشتی کا

دعا گو ہیں شراب معرفت پی پی کے مستانے
رہے آباد میخانہ معین الدین چشتی کا

خداوندا ثنا کو حضرت مرشد کے صدقے میں
دکھا دے روئے جانانہ معین الدین چشتی کا

منقبت شریف

ہے آستاں جنت نشاں بابافریدالدین کا
روضہ ہے گلزار جہاں بابا فریدالدین کا

اوج پر ہے گلستان بابا فرید الدین کا
تو بہار بے خزاں بابا فرید الدین کا

آپ کی درگاہ عالی مرجع آفاق ہے
ہے فدا سارا جہاں بابا فرید الدین کا

پاکپتن میں بلندی پر مزار پاک ہے
آفتاب چشتیاں بابا فرید الدین کا

خلق میں امن واماں پاتے ہیں جن کو مل گیا
دامن امن واماں بابا فریدالدین کا

زائرو! آؤ مگر حسن عقیدت سے چلو
کھل گیا باب جناں بابا فرید الدین کا

صدقہ لینے آئے ہیں چشتی نظامی صابری
خواجہ قطب جہاں بابا فرید الدین کا

اے ثنا تیری جبیں شوق کو سر سجود
مل گیا ہے آستاں بابا فریدلدین کا

منقبت شریف

فانی ذات خدا مخدوم داتا گنج بخش جاں نثار مصطفےٰ مخدوم داتا گنج بخش
قبلۂ اہل صفا مخدوم داتا گنج بخش کعبہ جود و سخا مخدوم داتا گنج بخش
آپ ہجویری میں سلطان شیوخ ہند ہیں تاجدار اتقیا مخدوم داتا گنج بخش
چلہ کش ہیں آپ کے جنت نشان دربار کے خواجہ اجمیر یا مخدوم داتا گنج بخش
نازش دنیا و دیں فخر مشائخ بالیقیں افتخار اولیا مخدوم داتا گنج بخش
مدتوں سے بزم موجودات میں مشہور ہے آپ کی شان عطا مخدوم داتا گنج بخش
آپ کے دربار فیض آثار میں ہے گوشہ گیر ہر گدائے بینوا مخدوم داتا گنج بخش
اپنے دست جود سے اپنی نگاہ فیض سے کچھ تبرک ہو عطا مخدوم داتا گنج بخش

حاضر در ہے مدد کی آپ کا محتاج ہے
عاجز و بیکس ثنا مخدوم داتا گنج بخش

منقبت شریف

مقبول وہ غلام ہے بابا فرید کا　　جس کی زباں پہ نام ہے بابا فرید کا

مخصوص آپ کا ہے لقب زہد الانبیار　　مخصوص احترام ہے بابا فرید کا

ثابت ہوا بلندی درگاہ سے ہمیں　　اونچا بڑا مقام ہے بابا فرید کا

دنیا میں شاد کام ہے عقبیٰ میں نیکنام　　جس دل میں احترام ہے بابا فرید کا

پروانہ وار آتے ہیں زوار عرس میں　　کچھ ایسا لطف عام ہے بابا فرید کا

زائر تمام اپنی جگہ پر ہیں مطمئن　　کیا خوب انتظام ہے بابا فرید کا

لنگر مزار پاک پہ فقرا کیواسطے　　جاری علی الدوام ہے بابا فرید کا

جس نے سنا وہ دل سے مسلمان ہو گیا　　کیا حق نما کلام ہے بابا فرید کا

اچھوں کی ہر جگہ یہ ہے مقبولیت مگر　　بد کو نبھاتا کام ہے بابا فرید کا

یہ میکدہ تو خواجہ ہندالولی کا ہے　　دور شراب و جام بابا فرید کا

محشر میں تشنگی سے بچائے گا اسے شنا
تو نے پیا جو جام ہے بابا فرید کا

منقبت شریف

چہرہ ترا رشک قمر یا خواجہ گنجشکر　　آنکھیں ہیں تری حق نگر یا خواجہ گنجشکر

زلفیں ہیں تیری خوب تر یا خواجہ گنجشکر　　دنداں ترے سلک گہر خواجہ گنجشکر

تو خواجہ قطب الدین کا فرزند ہے دلپسند ہے　　نور نظر لخت جگر یا خواجہ گنجشکر

خواجہ معین الدین کا فیضان ہے عرفان ہے　　ہر وقت تیرے حال پر یا خواجہ گنجشکر

خواجہ نظام الدین سلطان المشائخ ہو گئے　　جب ہو گئی تری نظر یا خواجہ گنجشکر

خواجہ علی احمد علاء الدین صابر کلیری　　نازاں ہیں تیرے لطف پر یا خواجہ گنجشکر

مولانا بدرالدین کو گدی نشینی کی عطا　　ہیں وہ ولی مقتدر یا خواجہ گنجشکر

مہر ولدیت کی عطا خواجہ جمال الدین کو　　ہیں وہ تو منظور نظر یا خواجہ گنجشکر

تو ہے شہنشاہ زمن اے پاکپتن کے ولی　　قبضے میں تیرے بحروبر یا خواجہ گنجشکر

قطب و ولی ابدال تیرے آستان پاک کی　　ہیں چومتے دیوار ودر یا خواجہ گنجشکر

اونچی تری درگاہ ہے صد رشک مہرو ماہ ہے　　افلاک تیری رہگزر یا خواجہ گنجشکر

ہے خاندان چشت کا مشہور میخانہ ترا　　پیتے ہیں سب جن و بشر یا خواجہ گنجشکر

سب آرہے ہیں زائرین خوش خوش زیارت کیلئے　　ہے باب جنت ترا در یا خواجہ گنجشکر

فیضان ترا عام ہے تو صاحب اکرام ہے　　کر دے کرم کی اک نظر یا خواجہ گنجشکر

اپنا ہی رکھ دست نگر کب تک پھرے یہ دربدر
تیرا ثنا خستہ جگر یا خواجہ گنجشکر

منقبت شریف

کیا شان ہے عالی تیری مخدوم علی ہجویری
محکوم ہے دنیا تیری مخدوم علی ہجویری

محتاج غنی ہو جائے ۔ ابدال ولی ہو جائے
ہو جائے عنایت تیری مخدوم علی ہجویری

اُس کو ہے خدا سے قربت اُس کو ہے نبی سے الفت
جس کو ہے محبت تیری مخدوم علی ہجویری

تجھ سے ہے زمانہ پاتا کہتے ہیں تجھے سب داتا
مشہور عطا ہے تیری مخدوم علی ہجویری

در پر جو سوالی آیا اُس نے در مقصد پایا
ہے عام کرامت تیری مخدوم علی ہجویری

ہر حال ترا رحمانی ہر قال ترا قرآنی
مقبول عبادت تیری مخدوم علی ہجویری

تو سید وسلطاں سرور تو نور خدا کا مظہر
کیا مدح وثنا ہو تیری مخدوم علی ہجویری

منقبت شریف

جب سامنے آتا ہے کاشانہ ہجویری

ہو جاتا ہے دل میرا نذرانہ ہجویری

پیتے ہیں یہاں آکر جام مۓ عرفاں سب

رہتا ہے کھلا ہر دم میخانہ ہجویری

پیتے ہیں نظامی بھی صابری و چشتی

میخانہ خواجہ ہے میخانہ ہجویری

آتا ہے فدا ہونے جان و جگر و دل سے

پروانہ خواجہ ہے پروانۂ ہجویری

داتا کا جو عاشق ہے وہ عاشق خواجہ ہے

دیوانہ خواجہ ہے دیوانہ ہجویری

داتا کا یگانہ بھی خواجہ کا یگانہ ہے

بیگانہ خواجہ ہے بیگانہ ہجویری

ایمان کا سودا ہے ایک ہی مۓ ان میں

پیمانہ خواجہ ہے پیمانہ ہجویری

پر تو ہیں تجلی کے پر نور ہیں دونوں گھر

اک حجرۂ خواجہ ہے اک خانۂ ہجویری

یہ دوزخ و جنت کے قصے نہ سنا مجھ کو

واعظ تو سنائے جا افسانہ ہجویری

محشر میں ثنا ہوگی اعمال کی پرسش جب

ہاتھوں میں مرے ہوگا پروانۂ ہجویری

منقبت شریف

مکرّم سراپا کرم غوث آعظم حبیب شفیع امم غوث آعظم
مداوائے ہر رنج و غم غوث آعظم تمہارا کرم ہے کرم غوث آعظم
تمہارے درپاک پر دیکھتے ہیں مدینے کے جلووں کو ہم غوث آعظم
تمہاری نگاہ رسا دیکھتی ہے مقامات لوح و قلم غوث آعظم
تمہارا ہے وہ باب عالی جہاں پر ہیں سر تاجداروں کے خم غوث آعظم
رہ عشق میں استقامت عطا ہو نہ کھا جائے لغزش قدم غوث آعظم
پیئے جاؤں جام مئے قادری میں مری تشنگی ہو نہ کم غوث آعظم
مجھے ہر قدم روشنی دے رہے ہیں تمہارے نقوش قدم غوث آعظم
تمہاری عنایت نوازش پہ کم ہے کریں ناز جتنا بھی ہم غوث آعظم

در پاک پر حاضری ہو ثنا کی
گزارش ہے با چشم نم غوث آعظم

منقبت شریف

مجسم مکرم سراپا کرم غوث آعظم　　حبیب شفیع امم غوث آعظم
مدا وائے ہر رنج و غم غوث آعظم　　تمہارا کرم ہے کرم غوث آعظم
تمہارے در پاک پر دیکھتے ہیں　　مدینے کے جلووں کو ہم غوث آعظم
تمہاری نگاہ رسا دیکھتی ہے　　مقامات لوح و قلم غوث آعظم
تمہارا ہے وہ باب عالی جہاں پر　　ہیں سر تاجداروں کے خم غوث آعظم
رہ عشق میں استقامت عطا ہو　　نہ کھا جائے لغرش قدم غوث آعظم
پیئے جاؤں جام مئے قادری میں　　مری تشنگی ہو نہ کم غوث آعظم
مجھے ہر قدم روشنی دے رہے ہیں　　تمہارے نقوش قدم غوث آعظم
تمہاری عنایت نوازش پہ کم ہے　　کریں تازجتنا بھی ہم غوث آعظم

درپاک پر حاضری ہو ثنا کی
گزراش ہے با چشم نم غوث آعظم

منقبت شریف

تم ہو محبوب سبحانی یا عبدالقادر جیلانی

محبوب خدا کے ہو جانی یا عبدالقادر جیلانی

غوث و ابدال و ولی اللہ جتنے بھی ہوئے سب نے

تم سے تعلیم روحانی یا عبدلقادر جیلانی

چہرہ ہے تمہارا نورانی پرنور تمہاری پیشانی

تصویر تمہاری لاثانی یا عبدالقادر جیلانی

مشکل کو مری آساں کر دو نزدیک تمہارے کچھ بھی نہیں

کیا دشواری کیا آسانی یا عبد القادر جیلانی

تکمیل تمنا ہو جائے اے کاش ثناء کو مل جائے

روضے کی تمہارے دربانی یا عبدالقادر جیلانی

منقبت شریف

درِ غوث اعظم پہ سر خم ہو میرا بجز اس کے کوئی تمنا نہیں ہے
عطا کر مجھے ان کی قربت الٰہی کہ دوری مجھے اب گوارا نہیں ہے

تمہاری محبت نبیؐ کی محبت نبیؐ کی محبت خدا کی محبت
نبیؐ کا نہیں ہے خدا کا نہیں ہے حقیقت میں وہ جو تمہارا نہیں ہے

میں بغداد پہنچوں تو پلکوں سے اپنے غبار مزار مقدس کو جھاڑوں
غلاف مبارک کو الفت سے چوموں مجھے اور کچھ اس سے پیارا نہیں ہے

نبیؐ جیسے ہیں سارے نبیوں میں افضل ہو ویسے ہی تم سارے ولیوں میں افضل
وہ کامل نہیں ہے نہ صادق ولی ہے قدم جس ولی پر تمہارا نہیں ہے

خدا نے تمھیں وہ بلندی عطا کی ہے منزل تمہاری وراء الوارا کی
بفضل الٰہی کرامت تمہاری کہاں کس جگہ آشکارا نہیں ہے

وہ جس دین کو تم نے زندہ کیا تھا مدد کیجئے اس کی آکر خدارا
نہیں ایک بھی کوئی ایسا مسلمان جو اس دور میں غم کا مارا نہیں ہے

تمہارا سہارا نبیؐ کا سہارا نبیؐ کا سہارا خدا کا سہارا
خوشی ہے تو یہ ہے کہ دونوں جہاں میں شنا بے نوا بے سہارا نہیں ہے

منقبت شریف

دین نبیؐ کی روح رواں غوث پاک ہیں
حیدر حسن حسین کی جاں غوث پاک ہیں

پیران پیر شیخ زماں غوث ہیں
سردار اولیائے جہاں غوث پاک ہیں

ہر قادری کی راحت جاں غوث پاک ہیں
اللہ کا کرم ہے جہاں غوث پاک ہیں

سیرت میں وہ نبیؐ ہیں تو صورت میں ہیں علی
اصحاب واہل بیت کی شاں غوث پاک ہیں

ہم قادری ہیں قادر جیلاں کے ہیں غلام
آقا ہمارے قطب جہاں غوث پاک ہیں

پیتے ہیں جام قادری مستوں کی بھیڑ ہے
میکش نواز پیر مغاں غوث پاک ہیں

دنیا میں ان سے فیض ہے عقبیٰ میں ان سے فیض
دونوں جہاں میں فیض رساں غوث پاک ہیں

ان پر ثنا خدا کا بڑا فضل و فیض ہے
واللہ بے نشاں کا نشاں غوث پاک ہیں

منقبت شریف

علم کی روح رواں حضرت ضیاء القادری
عالموں کے قدر داں حضرت ضیاء القادری

ہم نشین عارفاں حضرت ضیاء القادری
جانشین کاملاں حضرت ضیاء القادری

سن رسیدہ حق رسیدہ برگزیدہ مستجاب
نورعین و نور جاں حضرت ضیاء القادری

نعت گوئے مصطفیٰ و حمد گوئے کبریا
شاعر شیریں زباں حضرت ضیاء القادری

عاشق غوث الورا مداح خاصان خدا
مبتلائے خواجگاں حضرت ضیاء القادری

الفت خیرالبشر میں کر دیا خود کو فنا
ساکن قصر جناں حضرت ضیاء القادری

ہیں محمد اظہر الحق مولوی یوسف حسین
جانشینی کا نشاں حضرت ضیاء القادری

شاعری میں چاہتا ہے گر عروج لازوال
رکھ ثنا ورد زباں حضرت ضیاء القادری

منقبت شریف

اللہ اللہ شان دربار ضیاء القادری

زینت آرائے ضیاء بار ضیاء القادری

اظہر الحق آئینہ دار ضیاء القادری

نورعین ناز بردار ضیاء القادری

حمد لکھنا نعت لکھنا منقبت لکھنا مدام

تھا یہی کردار کردارِ ضیاء القادری

آپ نے جو بات کی حسب کلام اللہ کی

تھی حدیث پاک گفتار ضیاء القادری

آپ کو غوث الورا سے اس قدر الحاق تھا

تھا سپرد غوث ہر کار ضیاء القادری

شاہ عبدالمقتدر نے قادری رنگ بھر دیا

ہے فدائے غوث گھر بار ضیاء القادری

یا الٰہی پھولتا پھلتا رہے قائم رہے

رہتی دنیا تک یہ گلزار ضیاء القادری

اے ثنا ان کی بڑی مجھ پر عنایت ہے کہ میں

دیکھتا ہوں دل میں انوار ضیاء القادری

منقبت شریف

نور وحدت انجمن آرائے صدیقؓ عتیق — باغ جنت مجلس زیبائے صدیقؓ عتیق

نوجوانوں میں ہوئے اول مسلماں آپ ہی — جب ہوا حق حوصلہ افزائے صدیقؓ عتیق

ہوگئے صدیقؓ جب تصدیق کی معراج کی — ہو گئے مقبول سب اسمائے صدیقؓ عتیق

وقت ہجرت تھے نبیؐ کے ساتھ تھا حق ان کے ساتھ — یار غار مصطفٰے کہلائے صدیقؓ عتیق

ہیں نبیؐ کے بعد افضل ہر بشر سے بالیقیں — اللہ اللہ رتبہ بالائے صدیقؓ عتیق

جاں نثار و یارِ غار و جانشین مصطفٰے — باعث قربت ہیں خد تمنائے صدیقؓ عتیق

گلشن توحید کو سینچا بڑی ہمت کے ساتھ — وقت مشکل بھی نہیں گھبرائے صدیقؓ عتیق

دین کی تبلیغ جان و مال سے کی اس قدر — گھر لٹایا جوش میں جب آئے صدیقؓ عتیق

جو مسلماں ہے غلام حضرت صدیق ہے — سب کا مولا ہے وہی مولائے صدیقؓ عتیق

مرد مومن کے لئے ہر وقت رہنا چاہیے — آئینہ دار رخ زیبائے صدیقؓ عتیق

یا الہٰی نام لیوا حشر تک قائم رہیں — پھولتے پھلتے رہیں گلہائے صدیقؓ عتیق

اے ثنا یہ منقبت ہو جائے گی تیری قبول
سر میں ہے تیرے اگر سودائے صدیقؓ عتیق

منقبت شریف

روز محشر پاس میرے بس یہی سامان ہو　　ہاتھ میں مولا علیؓ کا گوشۂ داماں ہو

یا علی حق کے ولی تم قلزم فیضان ہو　　تم امام دو جہاں ہو قبلہ ایمان ہو

آپ اصحاب خلافت کے ہیں خاتم بالیقیں　　آپ ہو وہ بعد صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ ہو

پرچم اسلام کو تم نے کیا ہے سربلند　　فاتح خیبر ہو تم تم دین کے سلطان ہو

لافتیٰ اِلّاعلی الاسیف اِلا ذوالفقار　　یا علیؓ تم فاتح خیبر عظیم الشان ہو

زوج ہو تم فاطمہ بنت رسول اللہؐ کے　　جانشین حضرت عثمانؓ بن عفان ہو

لرزہ بر اقدام ہو جاتے ہیں کافر جنگ میں　　یاعلیؓ شیر خدا تم نمازیوں کی جان ہو

ہے وہی بندہ خدا کا ہے نبیؐ کا امتی　　صدق دل سے جو نبی کے نام پر قربان ہو

ورد رکھتا ہے جو ہر دم یا علیؓ مشکلکشا　　مشکلیں حل ہوں سدا پورا ہر اک ارمان ہو

یا امیر المومنین محبوب ختم المرسلین　　بندۂ ناچیز میں ہوں تم خدا کی شان ہو

ہے شتاؔ کی یہ دعا بہر علیؓ مرتضیٰ
کفر پر غالب الٰہی ملک پاکستان ہو

منقبت شریف

ماہ منیر مہر منور ابو تراب — عکس جمال جلوہ داور ابو تراب

گلزار مصطفےٰ کا گل ترا بو تراب — دریائے معرفت کا شناور ابوتراب

اللہ رے یہ اوج تخم مقدر ابو تراب — زوج بتول بنت پیمبر ابو تراب

دلدل سوار حیدر و صفدر ابو تراب — شیر الہ فاتح خیبر ابو تراب

کوئی نہیں ہے تیری برابر ابوتراب — کب ہو سکا کوئی ترا ہمسر ابو تراب

جب اولیا کے نام قلم تے رقم کیئے — روز ازل لکھا سر دفتر ابوتراب

قرآن پاک میں وہ علی العظیم ہے — پھر کیوں نہ ہم کہیں علی اکبر ابو تراب

مسجد میں وقت فجر شہادت ہوئی نصیب — پیدا ہوئے تھے کعبے کے اندر ابو تراب

بدر و احد میں خیبرو جنگ حنین میں — کیا کیا دکھائے آپ نے جوہر ابو تراب

رنج والم میں درد میں خوف دہراس میں — مشکل میں یاد آتے ہیں اکثر ابو تراب

اوج عروج تھی شب ہجرت کی خوابگاہ — تھے محو خواب خود سر بستر ابو تراب

مجھ کو عطا ہو ساقی میخانہ نجف — صدقہ حسین کا کوئی ساغر ابو تراب

اب مشغلہ یہی ہے یہی ذوق بندگی — دل میں ابو تراب زباں پہ ابو تراب

مغموم کیوں ثنا ہے تجھے بخشوائیں گے

حامی ہیں تیرے شافع محشر ابو تراب

مخمسہ
حضرت علامہ درد کاکوروی قلندری رحمتہ اللہ علیہ

دربار خاص و عام ہے بابا فرید کا   روحانی انتظام ہے بابا فرید کا
لطف و کرم تمام ہے بابا فرید کا   مقبول وہ غلام ہے بابا فرید کا

جس کی زباں پہ نام ہے بابا فرید کا

مرشد ملے ہیں حضرت اللہ سے ہمیں   یہ بےخودی ہے مستی دلخواہ سے ہمیں
ظاہر ہوا تجلی تا گاہ سے ہمیں   ثابت ہوا بلندی درگاہ سے ہمیں

اونچا بڑا مقام ہے بابا فرید کا

حضرت کا نام میرا وظیفہ ہے صبح و شام   بن جاتے ہیں بفضل خدا اس سے سارے کام
رحمت برستی رہتی ہے گویا علی الدوام   دنیا میں شاد کام ہے عقبیٰ میں نیکنام

جس دل میں احترام ہے بابا فرید کا

اس واسطے ہوئے دل مضطر میں مطمئن   فضل خدا سے جنگ کے منظر ہیں مطمئن
یعنی مجاہدوں کے بھی لشکر ہیں مطمئن   زائر تمام اپنی جگہ پر ہیں مطمئن

کیا خوب انتظام ہے بابا فرید کا

ادنیٰ کیواسطے ہے تو اعلیٰ کیواسطے اعلیٰ کیواسطے ہے تو امراء کیواسطے
امرا کیواسطے ہے تو غربا کیواسطے لنگر مزار پاک پہ فقرا کیواسطے

جاری علی الدوام ہے بابا فرید کا

حاصل ہمیں وجود کا عرفان ہو گیا حق نے دیا شہود تو ایقان ہو گیا
تازہ خدا کے فضل سے ایمان ہوگیا جس نے سنا وہ دل سے مسلمان ہو گیا

کیا حق نما کلام ہے بابا فرید کا

ہوتی کسے نصیب ہے انسانیت مگر حاصل کہاں خلوص میں للہیت مگر
حصے میں کس کے آتی ہے روحانیت مگر اچھوں کی ہر جگہ پہ ہے مقبولیت مگر

بد کو نبھانا کام ہے بابا فرید کا

یہ فاتحہ قبول ہو اللہ ربنا اے درود فاتحہ میں تو یہ منقبت سنا
جب ہوگا آفتاب قیامت کا سامنا محشر کی تشنگی سے بچائے گا اے ثنا

تو نے پیا جو جام ہے بابا فرید کا

غزل

ملی جب نظر نظر سے تو یہ آگہی ملی ہے
تری بندگی میں آکر مجھے زندگی ملی ہے

تجھے حسن مل گیا ہے مجھے عاشقی ملی ہے
مجھے دلربا ملا ہے تجھے دلبری ملی ہے

تجھے میکدہ ملا ہے مجھے میکشی ملی ہے
ہے تری نظر کا صدقہ جو بیخودی ملی ہے

نہ زباں سے کہہ سکوں گا نہ قلم سے لکھ سکوں گا
ترے آستاں پہ آکر مجھے جو خوشی ملی ہے

مرا قلب ہے منور مری آنکھ پر ضیا ہے
ترے نقش پا کو چوما تو یہ روشنی ملی ہے

تو ہے مرشد زمانہ میں مرید ہوں یگانہ
مجھے رہبری ملی ہے مجھے پیروی ملی ہے

ترے آستاں پہ آکر ترے در پہ سر جھکا کر
مجھے خوئے انکساری مجھے عاجزی ملی ہے

ترے عرس کی سعادت مجھے ہے نصیب لیکن
وہ ہے خوش نصیب زائر جسے حاضری ملی ہے

ترے پیر کی عنایت تجھے اے شتا مبارک
ترے روسیاہ دل کو تابندگی ملی ہے

غزل

احسان مند ہوں شہ بندہ نواز کا
ظل کرم ہے مجھ پہ امیر حجاز کا

رازق رحیم مالک و قادر ہے بے نظیر
کیا شکر ہو زباں سے ادا کار ساز کا

ہے رب کائنات خداوند دو جہاں
کب دخل ہے کسی کو نشیب و فراز کا

ہوں مطمئن حوادث دوراں کے باوجود
دل کو سکوں ہے فضل ہے اُس بے نیاز کا

حاجات و مشکلات و مصیبت بلا مرض
دنیائے معرفت میں خزینہ ہیں راز کا

ہر چیز بے نظیر ہے ہر شکل بے مثال
ہر آئینے میں رنگ ہے آئینہ ساز کا

پامال آرزو نہ رکھا مجھ کو آج تک
اللہ رے یہ فیض سخی دلنواز کا

فکر مآل چاہیئے پہلے سے اے ثنا
توبہ کا وقت پھر نہ ملے گا نماز کا

غزل

ہے میرے دل میں عدیم النظیر کی صورت
حضور مرشد روشن ضمیر کی صورت

جو دیکھنا ہوئی پیران پیر کی صورت
تو ہم نے دیکھ لی خود اپنے پیر کی صورت

شبیہ شیخ میں اہل نظر نے دیکھی ہے
رسولؐ پاک کی رب قدیر کی صورت

نبیؐ کے کوچے میں آتے ہیں مانگنے کے لئے
امیر و شاہ بھی بن کر فقیر کی صورت

کسی ولی کے توسل سے ہو پہنچتی ہے
دعا جناب اجابت میں تیر کی صورت

یہ شان ہے کہ مدینے کی خاک کے ذرے
چمکتے رہتے ہیں مہر منیر کی صورت

وہ مرتبہ ہے غلامان غوث آعظم کا
جہاں سکندر و جم ہیں فقیر کی صورت

ثنا فقیر ہے اپنے کریم کے در کا
کبھی چڑھی نہ نظر میں امیر کی صورت

غزل

خدا رکھے مرے مرشد کا ایسا مرتبہ ہوگا
تعجب کی نظر سے سارا عالم دیکھتا ہوگا

مرے مرشد کا جس نے نام نامی جب لیا ہوگا
تو اس بندے کا بگڑا کام فوراً بن گیا ہوگا

مرے اعمال نیک و بد کو جب تولیں گے محشر میں
کرم سے اُن کے نیکی کا مری پلہ جھکا ہوگا

ہزاروں بلکہ لاکھوں ہیں مرید سلسلہ لیکن
وہ منظور نظر ہو گا جو ان میں با وفا ہوگا

خدا کے برگزیدہ ہیں خدا راضی ہوا ان سے
یہ ہوجائیں گے جس جانب اسی جانب خدا ہوگا

بہت کوشش کرے کوئی نظام حق بدلنے کی
مگر ہوگا وہی آخر جو منظور خدا ہوگا

بہت کوشش کرے کوئی مقدر کے بدلنے کی
وہی ہوگا جو پیشانی میں رب نے لکھدیا ہوگا

مجھے پہچان لینا اس طرح دربار مرشد میں
جو ہوگا دور بیٹھا بس وہ بیچارہ ثناؔ ہوگا

غزل

ادب حضور کے در کا نگاہ میں رکھئے
قدم غلط نہ کبھی ان کی راہ میں رکھئے

نہیں ہے کوئی بھی حسن عمل نہ ہو لیکن
خیال دل کو مگر ان کی چاہ میں رکھئے

فزوں ہے شوق حضوری ہے شاق مجبوری
قبولیت کا اثر بھی تو آہ میں رکھئے

شرف حضوری کا حاصل ہو گر مقدر سے
نظر کو پست ہی دربار شاہ میں رکھئے

میں دیکھتا رہوں جلووں کو آپ کے ہر دم
ہمیشہ اپنی مجھے جلوہ گاہ میں رکھئے

ہیں خیرخواہ حقیقی ہمارے شاہ حسن
امید غیر سے کیوں خوامخواہ میں رکھئے

اگر ہے آپ کو خوشنودی حسن درکار
قدم نہ بھول کے جائے گناہ میں رکھئے

نبھاہنے کے طریقے تو ہیں بہت لیکن
جو نیک ہو وہ طریقہ نبھاہ میں رکھئے

نجات ہوگی ملے گی ضرور خلد بریں
مرے حضور کو گر سربراہ میں رکھئے

نہ کوئی حادثہ پیش آئے تادم رحلت
حضور مجھکو ہمیشہ پناہ میں رکھئے

ہیں باوقار لیاقت حسین سجادے
وقار ان کا ہر اک خانقاہ میں رکھئے

اس آستانے کے ہیں جس قدر بھی حلقہ بگوش
حضور ان کو سدا نیک راہ میں رکھئے

ثنا گدا ہے تمہارا گدا نواز ہو تم
کرم سے اپنے اسے عزّو جاہ میں رکھئے

غزل

مرشد پاک سے یا رب ہو محبت مجھکو
ماسوا کوئی نہیں چاہیئے دولت مجھکو

ہو زیارت مجھے سرکار کے روضے کی نصیب
لیکے کب جاتی ہے اب دیکھے قسمت مجھکو

ہوتا جاتا ہے اوامر سے مرا دل مانوس
ہوتی جاتی ہے نواہی سے عداوت مجھکو

میں گدائے درمرشد ہوں کرم کا محتاج
چاہیئے پیر طریقت کی عنایت مجھکو

جیتے جی میں رہوں خدمت میں بزرگوں کی سدا
دے خدا وند جہاں حسن عقیدت مجھکو

شیشۂ دل کو مرے آپ نے سمجھا کیا ہے
اس میں آتی ہے نظر یار کی صورت مجھکو

میں ہوں بدکار سیہ کار گنہگار مگر
مطمئن ہوں کہ ملی خوب ہے نسبت مجھکو

ٹھیک ہے پیر پرستی میں کسی کا کہنا
محفل عرس نظر آتی ہے جنت مجھکو

چل رہا ہوں میں بزرگوں کی لکیروں پہ شتا
کہ ہم معلوم نہیں راہ طریقت مجھکو

غزل

کافی ہے بھروسہ مجھے سرکار تمہارا
اللہ سلامت رکھے دربار تمہارا

اللہ کا دربار ہے دربار تمہارا
اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

عاشق ہے کوئی طالب دیدار تمہارا
شیدا ہے کوئی یار طرحدار تمہارا

ہے صاحب دل دل سے طلبگار تمہارا
ہے اہل نظر شائق دیدار تمہارا

بدکار تمہارا ہے نکوکار تمہارا
مومن بھی تمہارا ہے گنہگار تمہارا

قسمت سے لگا ہے جسے آزار تمہارا
اچھوں سے بھی اچھا ہے وہ بیمار تمہارا

انداز محبت ہے تمہارا وہ کہ جس سے
ہر وقت ہے خوش ایزد غفار تمہارا

معراج مرے نجم مقدر کو ہے حاصل
یہ سر ہے مرا اور در دربار تمہارا

چاروں طرف آفاق میں شہرت ہے تمہاری
چرچا ہے ہر اک کوچہ و بازار تمہارا

امداد کو آؤ مری امداد کو آؤ
اللہ تعالیٰ ہے مددگار تمہارا

اللہ کی ہر چیز ہے ہر چیز تمہاری
اللہ پہ قربان ہے گھر بار تمہارا

کیوں جائے ثنا اور کسی غیر کے در پہ
بندہ تو تمہارا ہے نمکخوار تمہارا

غزل

ترے قدم کے پجاری ترے حضور آئے
تری نگاہ سے پینے مئے طہور آئے

جھکے ہیں سر در اقدس پہ شرمِ عصیاں سے
نہ بے قصور گئے تھے نہ بے قصور آئے

تمہاری مست نگاہوں میں کیف و مستی ہے
نگاہ ڈال دو ایسی ہمیں سرور آئے

سما گیا ہے تمہارے جمال کا نقشہ
ہمارے دل میں تو پھر کیوں خیال حور آئے

ادب سے جس نے تمہارے قدم نہیں چومے
تو اس کے دیدہ و دل میں کہاں سے نور آئے

شرف عطا ہو غلاموں کو جب حضوری کا
تو حکم خاص ہو اس میں ثنا ضرور آئے

غزل

دل مرا خلوت کدہ ہے اس میں آجانا ذرا
خانہ ویراں کو تم آباد کر جانا ذرا

یہ تو کس منہ سے کہوں صورت دکھا جانا ذرا
تم کو آنے کی ملے فرصت تو آجانا ذرا

ہو تمھیں عقدہ کشا میرے تمھیں مشکل کشا
میری مشکل میں مری ہمت بندھا جانا ذرا

ہوچکا اب ہوچکا لبریز جام زندگی
جانکنی کا وقت ہے بالیں پہ آجانا ذرا

دیکھنے والوں کو پھر تم پر یقین آجائے گا
میری آنکھوں میں مرے دل میں سما جانا ذرا

راز پنہائی شتا تم کو سنانے کے لئے
التجا کرتا ہے تم سے کاش آجانا ذرا

غزل

درد دل میں کمی نہ ہو جائے
چشم پرُ نم کبھی نہ ہو جائے

میکشی بندگی نہ ہو جائے
عاشقی زندگی نہ ہو جائے

آ کے بیٹھا ہے آج رندوں میں
کہیں ناصح ولی نہ ہو جائے

آپ کو دیکھ کر گلستاں میں
گل کو شرمندگی نہ ہو جائے

ضبط سے کام لے ارے ناداں
فاش رازِ دلی نہ ہو جائے

اُن کے حُسن شباب کا عالم
دیکھ کر بیخودی نہ ہوجائے

اُس کو حاصل نہ ہوگی درویشی
جسکو فاقہ کشی نہ ہو جائے

ہر بشر دیکھ کر کرم اُن کا
کیوں غلام علیؓ نہ ہو جائے

سجدے کرتا ہوں بار بار شتاء
بندگی میں کمی نہ ہوجائے

غزل

اُن کے جلوے تو یوں نگاہ میں ہیں
جیسے ہم اُن کی جلوہ گاہ میں ہیں

واہ کیا شان ہے کہ سر بسجود
اولیاء اُن کی بارگاہ میں ہیں

دور دنیا کے ہوگئے سب غم
جب سے مرشد کی ہم پناہ میں ہیں

کتنے روشن ہیں انکے نقش قدم
ماہ و خورشید گرد راہ میں ہیں

اُن کے رحم و کرم کی بارش ہے
گرچہ مصروف ہم گناہ میں ہیں

جو سمجھتے ہیں آستاں کا ادب
باادب اُن کی خانقاہ میں ہیں

ہیں غلام اُن کے سب ولی اوصاف
اے شنا ہم تو خوامخواہ میں ہیں

غزل

بندۂ عشق ہے کہ دیوانہ خسرو حسن ہے کہ جانانہ

دل ہے خلوت سرائے جانانہ آئیے آپ بے حجابانہ

اک صنم کا بنا ہوں دیوانہ بن گیا ہے اسی کا افسانہ

جان دیتا ہے بے نیازانہ شمع محفل پہ آکے پروانہ

کیا ہوا ایک جاں فدا کر دی ہیں دو عالم فدائے جانانہ

کفر الفت بھی عین ایماں ہے کعبہ دل میں ہے صنم خانہ

مرغ دل پھنس گیا خدا حافظ خال مشکیں کو جان کر دانہ

اُن کی آنکھوں سے پی رہا ہوں میں کیسا ساغر کہاں کا پیمانہ

پینے والے رہیں رہے جاری ساقیا تا ابد یہ میخانہ

یہ ثنا بار گاہ عالی میں
پیش کرتا ہے دل کا نذرانہ

غزل

واسطہ جب تک نہ رکھیں مرشد کامل سے ہم
پا نہیں سکتے ہیں رستہ سعئ لاحاصل سے ہم

گرچہ رکھتے ہیں عقیدت مرشد کامل سے ہم
لیک ناواقف ہیں اب تک عشق کی منزل سے ہم

بالیقیں ہے قلب مومن عرش رب ذوالجلال
یہ سبق پاتے ہیں لیکن صحبت کامل سے ہم

ناتوانی حد سے گزری ہے فراق یار میں
بیٹھ جاتے ہیں تو اُٹھتے ہیں بڑی مشکل سے ہم

المدد یا پیر و مرشد دست گیری کیجئے
ڈوب جائیں گے کہ کوسوں دور ہیں ساحل سے ہم

فیض سے مرشد کے ہم کو ہوگئی منزل نصیب
ورنہ تھک کر بیٹھ جاتے دوریٔ منزل سے ہم

اولیاء کی بزم میں جانا عبادت ہے شتا
نیکیاں کرتے ہیں حاصل صاحب محفل سے ہم

غزل

ہمیں کب نہیں یاد آتی تمہاری

بہت شاق ہے اب جدائی تمہاری

ہے اللہ سے آشنائی تمہاری

زمانہ تمہارا خدائی تمہاری

ہوا شوق دیدار اللہ کو جب

ہوئی عرش پہ رونمائی تمہاری

گئے آسمانوں پہ معراج کی شب

ملائک نے کی پیشوائی تمہاری

خدا کو خبر ہے خدا جانتا ہے

بلندی تمہاری رسائی تمہاری

خدا تک کسی کی رسائی نہوتی

نہوتی اگر رہنمائی تمہاری

ازل سے ہے شام ابد تک رہے گی

خدائی میں فرمانروائی تمہاری

حبیب خدا اشرف الانبیاء ہو

ہر اک بات حق نے بتائی تمہاری

سلاطین، آکر قدم چومتے ہیں

اگرچہ ہے مسند چٹائی تمہاری

گھڑی جب حوادث کی آتی ہے سر پر

تو دیتا ہے انساں دہائی تمہاری

سفر میں حضر میں ضرر میں خطر میں

دعا ہر جگہ کام آتی ہے تمہاری

دکھادو ہمیں جو صحابہ نے دیکھی

نہر گام جلوہ نمائی تمہاری

ثنا سلطنت کی تمنا کرے کیوں

ہے شاہی سے بڑھ کر گدائی تمہاری

غزل

دعا لینے کو آتا ہے زمانہ پاکپٹن میں
عطا ہوتا ہے فیض جاودانہ پاکپٹن میں

معین الدین کا اجمیر قطب الدین کا دہلی
فرید الدین کا ہے آستانہ پاکپٹن میں

معین الدین و قطب الدین سے بابا فرید الدین
لئے بیٹھے ہیں عرفان کا خزانہ پاکپٹن میں

مرے بابا کی صحبت سے ہزاروں بن گئے کامل
دیا جاتا ہے درس عارفانہ پاکپٹن میں

جمال الدین بدر الدین علاء الدین نظام الدین
ہے ان سب کاملوں کا پیر خانہ پاکپٹن میں

نظام الدین سلطان المشائخ آتے جاتے تھے
وہ دلی شہر سے ہو کر روانہ پاکپٹن میں

مرے بابا کے سجادہ نشین با فیض ہوں یارب
رہیں تا حشر مخدوم زمانہ پاکپٹن میں

ثنا کی یہ تمنا ہے در بابا پہ دم نکلے
برائے دفن مل جائے ٹھکانہ پاکپٹن میں

غزل

کب گوارا ہے جدائی آپ کی
دل میں ہر دم ہے رسائی آپ کی
دل لیا لیتے ہی پردہ کرلیا
ہے ادائے دلربائی آپ کی
راز ہے پردہ نشینی کا مگر
ہے عیاں جلوہ نمائی آپ کی
حق نگرا آنکھیں ہوں ذوق دید ہو
ہر جگہ ہے رونمائی آپ کی
جس گھڑی ہم نے تصور کرلیا
دل میں شکل پاک آئی آپ کی
لوگ آفت میں بوقت مشکلات
دیتے ہیں اکثر دہائی آپ کی
میری مشکل کو بھی حل کر دیجئے
عام ہے مشکل کشائی آپ کی
منزل دنیا کے ہر ہر گام پر
کام آئی رہنمائی آپ کی
کردیا خود کو فنا اللہ میں
ہوگئی ساری خدائی آپ کی
دولت دنیا و عقبیٰ مل گئی
جس نے دل سے لو لگائی آپ کی
شاہ کو نظروں میں وہ لاتا نہیں
جس کو حاصل ہے گدائی آپ کی
ہم سے جب تک ہوسکے کرتے رہیں
اے ثنا مدحت سرائی آپ کی

غزل

ہمیشہ غم کے مارے ہی رہے ہیں
مگر شیدا تمہارے ہی رہے ہیں

عنایت کی نظر ہو بندہ پرور
تمہارے ہم سہارے ہی رہے ہیں

ہمارے ہو نہ ہو مالک ہو لیکن
ہمیشہ ہم تمہارے ہی رہے ہیں

ہے باطن میں ہماری کامیابی
بظاہر سب سے ہارے ہی رہے ہیں

رکھا عصیاں سے دامن پاک اپنا
گناہوں کے کنارے ہی رہے ہیں

نظر دنیا کی ہر شے سے ہٹا کر
تصور میں تمہارے ہی رہے ہیں

ہراساں ہیں بہت ناکامیوں پر
مگر دامن پسارے ہی رہے ہیں

تمہارے حسن پر شیدا ہوں جب سے
نظر میں ماہ پارے ہی رہے ہیں

تمہاری انجمن وہ انجمن ہے
کہ جس میں چاند تارے ہی رہے ہیں

تمہارے آستانے سے ہمیشہ
فقیروں کے گزارے ہی رہے ہیں

ہمیں دیکھو ہمیں دیکھو ہمیشہ
تمہارے یہ اشارے ہی رہے ہیں

ذرا تم بھی لب نازک سے کہدو
یہ سب عاشق ہمارے ہی رہے ہیں

شیؔا دیکھے وہی منظر کہ جس میں
نظارے ہی نظارے ہی رہے ہیں

غزل

مشکل نہیں رہی کوئی مشکلکشا کے ساتھ
حاجت نہیں رہی کوئی حاجت روا کے ساتھ

ہوں گے تمام اولیاء غوث الورا کے ساتھ
محشر میں ہوں گے سب نبیؐ خیرالورا کے ساتھ

جو چاہتا ہے بیٹھوں ہمیشہ خدا کے ساتھ
لازم ہے اس کو بیٹھے سدا اولیاء کے ساتھ

معراج کے لئے گئے عرش عظیم پر
اقصیٰ میں سب نبیؐ تھے شہ انبیاء کے ساتھ

مولا علی رسول کے بستر پہ سو گئے
ہجرت کی شب عتیق گئے مصطفٰے کے ساتھ

اللہ رے یہ حوصلہ بندوں کو عشق ہے
اللہ کے حبیب شہ دوسرا کے ساتھ

تنہا چلو گے راہ بھٹک جاؤ گے ضرور
چلنا پڑے گا تم کو کسی رہنما کے ساتھ

جینا بھی کامیاب ہے مرنا بھی کامیاب
لطف حیات و موت ہے شاہ رضا کے ساتھ

دنیا بھی اس کی بن گئی عقبیٰ سنبھل گئی
قسمت سے جو بھی ہو گیا شاہ رضا کے ساتھ

کیسے ادا ہوا اُن کی محبت کا شکریہ
شاہ حسن کی یاد ہے ہر دم ثنا کے ساتھ

غزل

ہمیں مل گیا اک اشارہ تمہارا
بڑے کام آیا سہارا تمہارا

تمہاری ہے ہر بات منظور ہم کو
ہر اک حکم بھی ہے گوارا تمہارا

بلا ٹل گئی ہو گیا مطمئن دل
کہ جب نام نامی پکارا تمہارا

شب و روز ادنیٰ و اعلیٰ پہ یکساں
ہے لطف و کرم آشکارا تمہارا

ضرورت نہیں غیر کو دیکھنے کی
ہمیں چاہیئے بس نظارا تمہارا

گلے سے لگا لو مناسب نہیں ہے
کہ بندہ پھرے مارا مارا تمہارا

کرم ہے شنا تم پہ شاہ حسن کا
بڑے اوج پر ہے ستارا تمہارا

غزل

ہے یہ بندہ نوازی خدا کی بخش دی ہم نے جو بھی خطا کی
مل گئی اس کو قربت خدا کی جس پہ رحمت ہوئی مصطفیٰ کی
ہوگئیں مشکلیں ساری آساں مہربانی سے مشکلکشا کی
آپ کا جو ہے بیمار الفت اُس کو حاجت نہیں ہے دوا کی
کارفرما ہے منزل بمنزل رہبری آپ کے نقش پاکی
دھوم ہے اولیائے جہاں میں آپ کے حسن جودو سخا کی
تم نے مقبولیت سے نوازا ہم نے جب بھی کوئی التجا کی
پہنچی باب اجابت پہ جاکر تم نے جس کے لئے بھی دعا کی
اپنے دامن کے سائے میں رکھنا ہوگی محشر میں گرمی بلا کی
رقص کرتا ہے ہر بوالعلائی ہے یہ مستی شہ بوالعلا کی
اب ضرورت ہے اہل جہاں کو آپ سے ہادی و رہنما کی

موت آئے تو در پر تمہارے
یہ دعا ہے ثنا بےنوا کی

غزل

ترے کوچے میں مٹ جانا ہی معراج محبت ہے
یہی فرض غلامی ہے یہی شان عقیدت ہے

میں طالب ہوں نہ دنیا کا نہ عقبیٰ کی ضرورت ہے
میں عاشق ہوں مجھے محبوب سے ملنے کی چاہت ہے

ملائے آنکھ ان سے ایک دم یہ کس کی جُرات ہے
خدا رکھے یہ ان کا دبدبہ یہ شان و شوکت ہے

انھیں ملتا ہے قرب حق جو آتے ہیں زیارت کو
ہجوم عاشقاں ہے بندہ بے دام خلقت ہے

دیار پاک بھنسیونڈی کو جاؤں سر کے بل زاہد
ہے لطف زندگی اس جا عبادت ہی عبادت ہے

مرے مرشد کی ہے درگاہ عالی کا عجب نقشہ
عمارت کی عمارت ہے زیارت کی زیارت ہے

عجب بستی ہے بھنسیونڈی خدا رکھے قیامت تک
یہاں دن رات آئینہ کرامت ہی کرامت ہے

ہے بیشک زندگی بے بندگی شرمندگی لیکن
ولی اللہ کی صحبت میں رہنا بھی عبادت ہے

بظاہر گر نہیں تو خواب ہی میں دلنوازی کی
بلایا مجھ کو اپنے آستانے پر عنایت ہے

رہے ساقی ابد تک تیرا بھینسونڈی کا میخانہ
جہاں مستوں کی کثرت اور دور جام و حدت ہے

نبی اللہ کا اُمتی ہے خاص وہ بندہ
ولی الا ولیا مولا علی سے جس کو الفت ہے

نجف بغداد میں اجمیر میں دہلی میں کلیر میں
عجب مولا کے جلوے ہیں عجب شان ولایت ہے

مرے استاد ہیں حضرت ضیاء القادری صاحب
مذاق شعر گوئی میرا سب ان کی بدولت ہے

ثناء قربان اپنے پیر کے در کی گدائی پر
کہ جس در کی گدائی درحقیقت بادشاہت ہے

نظم

ملی جن کو ولی کی جانشینی ہے ان پر فضل ربی بالیقینی
عطا کی ہے خدا نے مہ جبینی گل اندامی سراپا نازنینی
جوکرتے ہیں ولی کی جانشینی انھیں لازم ہے معلومات دینی
ولی آئینہ تفسیر قرآں سخن روشن ضمیری دل نشینی
ولی ہر جا خدا کو دیکھتا ہے ودیعت کی گئی ہے پاک بینی
ولی ہے مرضی مولا کا طالب ہے اسکے دل میں ہر دم درد دینی
ابد آثار ہے گلشن ولی کا قیامت تک رہے گی خوشہ چینی
منور نور سے ہے دل ولی کا اسے راس آگئی خلوت نشینی

جو سجادہ نشیں ہیں ان پہ ہر گز
ثنا زیبا نہیں ہے نکتہ چینی

نظم

بھینسوڑی

ہو مبارک ہمیں آب و ہوا بھینسونڈی کی
عیسیٰ مردہ ولاں ہے فضا بھینسونڈی کی

مرشد پاک کی الفت میں دل و جان کے ساتھ
کاش تعظیم ہو ہم سے ادا بھینسونڈی کی

اپنے مرشد کی محبت میں ہو جینا مرنا
اور قسمت میں لکھی ہو قضا بھینسونڈی کی

تیری حکمت سے نہیں فائدہ ہونے کا طبیب
مجھ کو اکسیر ہے خاک شفا بھینسونڈی کی

زاہدا میری نمازوں کو قضا رہنے دے
ہوں گی درگاہ میں جا کر ادا بھینسونڈی کی

پی کے مستی میں یہ مستانے دعا کرتے ہیں
خیر ہو خیر ہو یا رب سدا بھینسونڈی کی

یہ دعا کرتا ہے ہر حال میں خوش ہوئے ثنا
خاک بوسی کا شرف دے خدا بھینسونڈی کی

نظم

دکھا دو چہرہ نوری مجھے یاشاہ بھینسونڈی
وہ شکل فیض گنجوری مجھے یاشاہ بھینسونڈی

حضوری کا شرف حاصل نہ اب تک ہو سکا مجھ کو
ہے حائل سخت مجبوری مجھے یاشاہ بھینسونڈی

ہمہ دم یاد آتی ہے لبوں پر جان پر غم ہے
نہیں ہے تاب مجبوری مجھے یا شاہ بھینسونڈی

رہوں راضی رضا پر میں رہوں ہر حال میں شاداں
نہ کچھ غم ہو نہ رنجوری مجھے یاشاہ بھینسونڈی

جلا کرتی ہیں درگاہ معلے پر جو روزانہ
دکھادو شمع کا فوری مجھے یاشاہ بھینسونڈی

چلا کرتے ہیں جس پر بے خطر ہو کر خدا والے
ملے وہ راہ مستوری مجھے یاشاہ بھینسونڈی

عطا ہوں حق نگر آنکھیں مذاق دید حاصل ہو
دکھا دو جلوۂ طوری مجھے یاشاہ بھینسونڈی

میں دیکھوں آپ کے انوار ہر شب نور کے تڑکے
جو دیدیں آپ منظوری مجھے یاشاہ بھینسونڈی

ثنا کی دست بستہ التجا یہ ہے میسر ہو
دل ویراں کی معموری مجھے یاشاہ بھینسونڈی

قطعہ

خضرِ صورت تو ہر جگہ پہ ملے خضرِ منزل مگر کہیں نہ ملے
عمر گزری زمانہ دیکھ لیا ایسا رہبر ثنا ملا نہ ملے

قطعہ

ہوش والے نہ کبھی جانِ جہاں تک پہونچے
جو تھے دیوانے درِ پیرِ مغاں تک پہونچے
عالمِ ہوش میں ہرگز نہ ہوا وصل نصیب
مست و بیخودی ثنا آفتِ جاں تک پہونچے

قطعہ

نہیں معلوم ان کی جلوہ فرمائی کہاں تک ہے
ہماری تو رسائی صرف سنگِ آستاں تک ہے
تصور میں ثنا سر ہے زمیں پر شوق ہے دل میں
یہ سجدہ ہے مگر اس کی رسائی لامکاں تک ہے

قطعہ

بس گئی ہے جس کے دل میں الفت شاہ حسن
اُس کو حاصل ہوگئی ہے قربت شاہ حسن
اے ثنا کافی ہے تیرے بخشوانے کے لئے
روز محشر پیش داور نسبت شاہ حسن

قطعہ

غلامی کا شرف حاصل خدارا کر لیا میں نے
بناکر پیر سب پیروں کو اپنا کرلیا میں نے
مرا جینا مرا مرنا ثنا ان کے کرم پر ہے
فنا کا اور بقا کا ان سے سودا کرلیا میں نے

قطعہ

پیر جب سے انھیں بنایا ہے
سر پہ اللہ میاں کا سایا ہے
خوش نصیبی ہے اے ثنا اپنی
پیر روشن ضمیر پایا ہے

قطعات

۱

کس قدر صدمات سے پُر ہے خداوندا یہ سال
غم پہ غم صدموں پہ صدمے آہ یہ رنج و ملال
اے ثنا اب تک شکیل احمد کا غم بھولے نہ تھے
ہوگیا حضرت ضیاء القادری کا بھی وصال

۲

حمد و نعت و منقبت کے شاعر نازک خیال
شاہ و مولانا ضیاء القادری شیریں مقال
دے گئے داغ جدائی چل بسے وہ اے ثنا
جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے ذوالجلال

۳

اپنی الفت دے کے ہم کو چل بسے
اپنی شفقت دے کے ہم کو چل بسے
اے ثنا حضرت ضیاء القادری
داغ فرقت دے کے ہم کو چل بسے

۴

کرے گا بہت یاد تم کو زمانہ
ابد تک رہے گا تمہارا افسانہ
ہوا خوب مشہور دم سے تمہارے
تھیں تھے ضیاء شاعر آستانہ

۵

آفاق میں رہے گا تابندہ نام تیرا
درس حدیث و قرآں ہے خوش کلام تیرا
روشن ہو قبر تیری جنّت میں ہو تیرا گھر
محشر میں اے ضیاء ہو اعلیٰ مقام تیرا

۶

اے ضیاء القادری کے نورعین
آپ ہی اب ہیں ہمارے دل کا چین
رہتی دنیا تک رہیں سایہ فگن
یاالٰہی مولوی یوسف حسین

حضرت مرشد پاک صوفی محمد حسن شاہ روحی قداہ و قلبی قداہ کی روانگی اور واپسی برائے حج بیت اللہ شریف

قطعہ

بحمد اللہ مرے مرشد کا بیت اللہ کو جانا
جزاک اللہ مبارک حج سے پھر تشریف لے آنا
عجب جانا تھا یہ جانا عجب آنا ہے یہ آنا ہے
فریضہ تھا بظاہر جسکی تھی تکمیل فرمانا

قطعہ ۲

نشاط و عیش میں حاصل نہ ہو سکا جھکو
وہ کیف جوکہ مصائب کے درمیاں گذرا
ثنا خبر نہیں مجھکو بتا نہیں سکتا
تلاش یار میں گم تھا کہاں کہاں گزرا

قطعہ

دو عالم میں کوئی بھی ایسا صنم ہے
کہ جس کی تجلی سے روشن حرم ہے
عنایت ہے بندہ نوازی ہے اس کی
ثنا پرخطا پہ نگاہ کرم ہے

قطعہ

مرشد من دین من ایمان من
اے شہنشاہ ولی شاہ حسن
آپ کی روشن ضمیری دیکھ کر
ہو گئے خدام شیخ و برہمن

قطعہ

زہے شان بدرگاہ علی مخدوم ہجویری
ہوئے ہیں چلہ کش جس جا معین الدین اجمیری
خدا کی شان عالی کے ثنا مظہر ہیں یہ دونوں
علی مخدوم ہجویری معین الدین اجمیری

قطعہ

گلشن اجمیر کاشانہ معین الدین کا
قلزم توحید میخانہ معین الدین کا
جو ثناء پیتا ہے پیمانہ معین الدین کا
پی کے ہو جاتا ہے دیوانہ معین الدین کا

قطعہ

وہی ہیں اولیاء اللہ جن کو غم نہیں ہوتا
فزوں ہوتا ہے شوق وصل مولا کم نہیں ہوتا
خوشی سے پی لیا جام اجل اللہ والوں نے
پھر اُن کا عرس ہوتا ہے ثنا ماتم نہیں ہوتا

تصحیح

صفحہ نمبر 30	ساتواں شعر	معجز نما شیرنیٔ گفتار محمدؐ
صفحہ نمبر 40	آٹھواں شعر	کون شاہد ہے بجد اللہ کے اسریٰ کی شب
صفحہ نمبر 45	پہلا شعر	بیاں کیونکر ہوں اوصاف خصال حضرت مرشد
صفحہ نمبر 69	تیسرا شعر	ہے قبلہ نما کعبہ درد منداں
صفحہ نمبر 75	دوسرا شعر	ہے روکش بغداد و بصرہ ساقی بخدا میخانہ ترا
صفحہ نمبر 82	دسواں شعر	دور شراب و جام ہے بابا فرید کا
صفحہ نمبر 85	تیسرا شعر	پیتے ہیں نظامی بھی سب صابری و چشتی
صفحہ نمبر 89	دوسرا شعر	تم سے پائی تعلیم روحانی یا عبدالقادر جیلانی
صفحہ نمبر 95	ساتواں شعر	یا علی شیر خدا تم غازیوں کی جان ہو
صفحہ نمبر 95	آٹھواں شعر	حلال دل سے جو تمہارے نام پہ قربان ہو
صفحہ نمبر 96	تیسرا شعر	اللہ رے یہ اوج نجم مقدر ابو تراب
صفحہ نمبر 99	چھٹا شعر	تجھے رہبری ملی ہے مجھے پیروی ملی ہے
صفحہ نمبر 101	ساتواں شعر	جہاں سکندر و جم ہیں حقیر کی صورت
صفحہ نمبر 102	آخری شعر	جو ہوگا دور بیٹھا بس وہ بے چارہ ثناء ہوگا
صفحہ نمبر 103	تیسرا شعر	فزوں ہے شوق حضوری ہے شاق مجبوری ہے
صفحہ نمبر 105	آخری شعر	کچھ بھی معلوم نہیں راہ طریقت مجھ کو
صفحہ نمبر 115	پانچواں شعر	ہجرت کی شب عتیق گئے مصطفےٰ کے ساتھ
صفحہ نمبر 119	چوتھا شعر	نبی الانبیاء سے جس کو الفت ہے